شیعوں کا اعتقاد

تصنیف

عبد اللہ محمد السلفي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

از : سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ

رئیس عام ادارۃ بحوث علمیہ و افتاء

سربراہ سرکردہ علماء بورڈ مملکت سعودی عرب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

برادر مکرم ------------------- و فقہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ،

آپ کا مورخہ 10 / 2 / 1418 ھ کو ارسال کردہ خط جو کہ آپ کی کتاب " الشیعۃ " کے حوالے سے تھا مع کتاب ملا۔ ہم نے اسے پڑھنے کے بعد نہایت اچھی اور اہم کتاب پایا۔ وہ تقسیم کرنے کے لئے نہایت مناسب ہے۔ آپ جس طرح چاہیں اسے خلیج اور سعودی عرب میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس سے نفع پہنچائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ

مفتی عام سعودی عرب

مقدمہ

اس کتابچہ کے لکھنے کا سبب موجود زمانے میں رافضہ کا اپنے مذہب کی عالمی پیمانے پر ترویج واشاعت اور دین اسلام پر اس بے دین گروہ کے خطرات اور مسلم عوام کی ان خطرات سے لا پرواہی و غفلت نیز اس گروہ کے عقائد میں پایا جانے والا شرک ، قرآن کریم و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں لعن وطعن اور ائمہ کے بارے میں غلو اور انکی تقدیس ہے ۔

چنانچہ میں نے اپنے شیخ علامہ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین – حفظہ اللہ – کی کتاب (التعليقات على متن لمعة الاعتقاد) کی اقتدا کرتے ہوئے اختصار کے ساتھ اس کتابچے کے لکھنے اور انکے پیچیدہ مسائل کو واضح کرنے اور جواب دینے کا عزم کرلیا میں یہ تمام امور ان شاء اللہ رافضہ کی معروف ومشہور کتابوں نیز اہل سنت کے اسلاف اور دور حاضر کے آئمہ کی کتابوں سے نقل کرونگا جنہوں نے ان پر رد کیا ہے اور انکے ان منحرف عقائد کو بیان کیا ہے جنکی بنیاد شرک غلو جھوٹ گالی وگلوچ اور لعن طعن اور ایذاء رسانیوں پر ہے ۔

اس مختصر اور پر خلوص رسالہ میں میں نے انہیں کی معروف ومشہور اور معتبر کتابوں سے انہیں ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش کی ہے جیسا کہ شیخ ابراہیم الجبہان حفظہ اللہ نے کہا تھا (من فمك أدينك أيها الشيعي) اے شیعی میں تمہیں تمہاری ہی زبان و کلام سے رسوا کرونگا ۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اس رسالہ سے اہل بصیرت وبصارت کو فائدہ پہونچائے جیسا کی اس کا اعلان و فرمان ہے (إن في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد) سورة ق \30 .

ترجمہ : جو شخص دل آگاہ رکھتا ہے یا دل سے متوجہ ہو کر سنتا ہے اسکے لئے اس میں نصیحت ہے۔

بڑی ہی نا سپاسی ہوگی اگر میں یہاں پر ان اشخاص کا شکریہ نہ ادا کروں جنہوں نے اس رسالہ میں میرا تعاون فرمایا – اللہ تعالی انہیں انکے اعمال کا بہترین بدلہ نصیب فرمائے ۔

والله اعلم

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

كتبه

عبد الله بن محمد السلفي

رافضہ کا ظہور

فرقہ رافضہ کا ظہور اس وقت ہوا جب ایک یہودی شخص { عبد اللہ بن سبا } نے اسلام لانے کا دعوی کیا اور آل بیت کی محبت کا بے حقیقت دعوی کرکے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں انتہائی غلو کا شکار ہوا یہاں‌تک کہ انکی خلافت کی وصیت کا دعوی کر بیٹھا اور پھر انہیں رتبہ الوہیت تک پہونچا دیا۔ یہ وہ حقائق ہیں جنکی شیعہ کی کتابیں خود اعتراف کررہی ہیں ۔

چنانچہ القمی اپنی کتاب المقالات والفرق [1]میں عبد اللہ بن سبا کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ وہ { عبد اللہ بن سبا } پہلا شخص ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت ورجعت کا دعوی کیا اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان اور بقیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر طعن وتشنیع کی " جیسا کہ نو بختی نے اپنی کتاب " فرق الشیعہ " [2]میں اور الکشی نے اپنی کتاب " رجال الکشی " [3]میں اسکا ذکر کیا ہے اور اعتراف تمام دلائل وبراہین کی اساس ہے اور یہ تمام اشخاص رافضہ کے بڑے علماء اور مشائخ میں سے ہیں ۔

بغدادی کا بیان ہے کہ سبائی فرقہ کا تعلق عبد اللہ بن سبا کے اتباع سے ہے جنہوں

---

(1) دیکھیے المقالات والفرق للقمی ص / ۱۰ – ۲۱ ۔
(2) فرق الشیعہ للنوبختی ص / ۱۹ - ۳۰۔
(3) دیکھئے ما أورده الكشي عن ابن ربا وعقائده – روایت نمبر -120 سے 124 تک صفحہ 106 سے 108 تک۔

نے حضرت علی رضي الله عنه کے بارے میں غلو کر کے انکے نبی ہونے کا دعوی کیا ، پھر مزید غلو کا ارتکاب کرتے ہوئے انکے الله ہونے کا دعوی کیا .

اور بغدادی کہتے ہیں کہ ابن سوداء یعنی ابن سبا دراصل اہل حیرہ میں ایک یہودی تھا جس نے بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا اور چاہتا تھا کہ وہ اہل کوفہ کا قائد اور سردار بن جائے یہی وجہ تھی کہ اس نے لوگوں کو بتایا کہ تورات میں ہےکہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور حضرت علی - رضي الله عنه - محمد - صلی الله علیہ وسلم- کے وصی ہیں-

شہرستانی کا بیان ابن سبا کے بارے میں یہ ہے کہ " وہ پہلا شخص ہے جس نےحضرت علی - رضي الله عنه - کی امامت کی صراحت اور تعیین و تحدید کی-" اور وہ سبئیہ فرقے کے بارے میں رقمطراز ہے کہ وہ پہلا فرقہ ہے جس نے غیبوبیت اور رجعت کا مسئلہ کھڑا کیا پھر یہ چیز شیعہ کو اسکے بعد انکے اختلافات اور متعدد گروہوں میں منقسم ہونے کے باوجود وراثت میں مل گئی" یعنی تمام شیعہ نص و وصیت دونوں طور پر حضرت علی - رضي الله عنه - کی امامت وخلافت کے قائل ہیں جو کہ ابن سبا کا بقیہ ترکہ ہے.بعدازاں شیعہ دسیوں فرقوں میں منقسم ہوگئے اور انکے دسیوں مختلف اقوال و آراء بھی ہوگئے اسطرح شیعہ نے وصیت اور رجعت و غیبوبیت کی بدعت کو ایجاد کیا بلکہ ابن سبا کی اتباع کرتے ہوئے وہ ائمہ کی الوہیت کے بھی قائل ہوگئے [1]

(1) اصول اعتقاد اهل السنہ والجماعہ / الکلینی 23،1/22.

شیعہ کا نام رافضہ کیونکر ہوا

رافضہ :" انکار کرنے والی جماعت "

اسکی وجہ تسمیہ شیعوں کے شیخ مجلسی نے اپنی کتاب 'البحار'میں ذکر کی ہے، ساته انکی چار حدیثوں کا بھی ذکر ہے[1]

کہا جاتا ہے کہ انکا نام رافضہ اسلئے ہوا کہ وہ سب زید بن علی بن حسین کے پاس آئے اور کہا کہ ابوبکر و عمر سے براءت کرو تو ہم تمہارے ساته رہیں گے انہوں نے جواباً کہا کہ وہ دونوں ہمارے نانا کے ساتھی ہیں ہم ان سے براءت نہیں محبت کرتے ہیں شیعوں نے کہا " إذا نرفضك" تب ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اسلئے انکا نام رافضہ ہوگیا اور جن لوگوں نے زید کی موافقت وبیعت کی انکا نام زیدیہ قرار پایا ۔[2]

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ابو بکر وعمر کی امامت کے انکار کیوجہ سے انکا نام رافضہ پڑا۔[3]

ایک اور قول یہ بھی ہے کہ وہ دین کا انکار کرنے کی وجہ سے رافضہ سے موسوم ہوئے ۔ [4]

فرق رافضہ

کتاب دائرۃ المعارف میں مذکور ہے کہ شیعی فرقے اپنے فروع کے اعتبار سے

---

(1) دیکھیے کتاب 'البحار'للمجلسی ص /8 6 –96–92 یہ انکی موجودہ مراجع و مصادر میں سے ایک ہے ۔
(2) التعلیقات علی متن لمعة الإعتقاد / للشیخ عبد الرحمن جبرین حفظه الله / ص – 108 .
(3) دیکھئے ۔ حاشیہ مقالات الاسلامیین / محی الدین عبد الحمید / ص- 108 ۔
(4) مقالات الاسلامیین / محی الدین عبد الحمید / ص1- 89 ۔

تہتر {۷۳} مشہور فرقوں سے زائد فرقوں میں منقسم ہوچکے ہیں ۔[1]

بلکہ میرباقر الداماد [2]رافضی سے منقول ہے کہ حدیث میں مذکور تمام کے تمام۷۳ فرقے شیعہ ہیں اور ان میں فرقہ ناجیہ وہ فرقہ امامیہ ہے۔

المقریزی کا بیان ہے کہ شیعہ کے فرقے تین سو تک پہنونچ چکے ہیں [3]

شہرستانی کا کہنا ہے کہ رافضہ پانچ قسموں میں منقسم ہوچکے ہیں – کیسانیہ – زیدیہ – امامیہ – غالبہ – اسماعیلیہ ۔[4]

اور بغدادی کہتے ہیں کہ حضرت علی کے زمانہ کے بعد رافضہ کے چار فرقے ہوگئے زیدیہ، امامیہ، کیسانیہ اور غلاۃ [5] یہاں یہ بات واضح رہے کہ جارودیه کو چھوڑ کر باقی زیدیہ روافض میں سے نہیں ہیں ۔

عقیدہ بداء جس پر رافضہ یقین رکھتے ہیں

بداء – کسی چیز کی پوشیدگی کے بعد ظہور کو یا کسی نئی رائے کی نمود وارتقاء کو بداء کہتے ہیں، بداء اپنے ان دونوں معنوں میں سابقہ جہالت اور نئی معلومات {علم جدید} کو مستلزم ہے اور یہ دونوں چیزیں اللہ پر محال ہیں لیکن رافضہ بداء کو اللہ کیطرف منسوب کرتے ہیں ۔

---

(1)دائرۃ المعارف / 4 /62-

(2) یہ محمد باقر بن محمد الاسد شیعہ کے مشائخ میں سے یہں ۔

(3) المقریزی فی الخطط / 351/2-

(4) الملل والنحل للشہرستانی ص 142

(5) الفرق بین الفرق للبغدادی ص / 41 .

چنانچہ ریان بن الصلت سے مروی ہے کہ میں نے رضا کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے کسی بھی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ شراب کو حرام قرار دے اور بداء کو اللہ کیلئے ثابت کرے [1]

اور ابو عبد اللہ سے مروی ہیکہ اس نے کہا " بداء جیسی عبادت اللہ تعالی کی کسی اور چیز سے نہیں ہوسکتی "[2] اللہ ان اقوال وعقائد سے منزہ اور پاک ہے -

مسلمان بھائیو : دیکھئے کہ یہ حضرات کسطرح جہالت کی نسبت اللہ کیطرف کر رہے ہیں جبکہ اللہ اپنے بارے میں فرمارہا ہے " قل لا يعلم من في السماوات والأرض الغيب إلا الله " [3] ترجمہ : کہہ دیجیے کہ زمین و آسمان کے غیب کو اللہ کے سوا کوئي نہیں جانتا".

اسکے بالمقابل رافضہ کا عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ تمام علوم سے واقف ہیں ان سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے -

کیا یہی اسلامی عقیدہ ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسالم لیکر آئے تھے ؟-

صفات کے بارے میں رافضہ کا عقیدہ

تجسیم کے قائلین میں رافضہ کو اولیت حاصل ہے جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے روافض میں سے اس بہتان تراشی کرنے والوں کی تعیین کی ہے کہ وہ ہشام ابن الحکم

---

(1) أصول الكافى / ص /40 .

(2) أصول الكافى للكليني في كتاب التوحيد / 1/331.

(3) سورة النحل / 65.

[1]اور ہشام بن سالم الجوالیقی اور یونس بن عبد الرحمن القمی وابوجعفر الاصول کے نام قابل ذکر ہیں [2]

ان تمام حضرات کا شمار اثنا عشریہ کے نامور علماء میں ہوتا ہے پھر انکا شمار جہمیہ معطلہ میں ہونے لگا کیونکہ انکی بہت ساری روایات اس بات کی نشاندھی کرتی ہیں کہ اللہ تعالی صفات سلبیہ سے متصف ہیں جنکو انہوں نے اللہ تعالی کی صفات ثابتہ میں شمار کیا ہے چنانچہ ابن بابویہ نے ستر سے زیادہ روایات بیان کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کو کسی زمان ومکان یا کیفیت یا حرکت وانتقال اور جسمانی اوصاف کے کسی وصف سے متصف نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے کسی حسی، جسمانی اور صوری شکل سے تعبیر کیا جاسکتا ہے [3]

اس طرح تو رافضہ کے علماءو مشائخ کتاب وسنت سے ثابت شدہ صفات کی تعطیل کے قائل ہو کر گمشدہ و گمراہ راستہ پر چل پڑے ۔

اسی طرح وہ اللہ جل شانہ کے نزول کے بھی منکر اور قرآن کریم کے مخلوق ہونے کے قائل نیز آخرت میں اللہ کی رویت و دیدار کے بھی منکر ہیں جیسا کہ کتاب بحار الانوار میں ہے کہ ابو عبد اللہ جعفر الصادق سے اللہ تعالی کے بارے میں سوال کیا گیا :کہ کیا اسے بروز قیامت دیکھا جاسکے گا تو انہوں نے جواب دیا " سبحان اللہ وتعالی عن ذلک علوا کبرا " کہ اللہ تعالی کی ذات اس سے بہت بلند اور پاک ہے بلاشبہ آنکھیں صرف اسی چیز کو دیکھ سکتی ہیں جسکا کوئی رنگ یا کیفیت ہو اللہ تعالی تو

---

(1) منہاج السنہ 30/1 لشیخ الاسلام ابن تیمہ رحمہ اللہ ۔
(2) اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین ص/92۔
(3) التوحید لابن بابویہ ص / 92 ۔

رنگوں اور کیفیات کے خالق ہیں۔

اسی پر ان لوگوں نے بس نہیں کیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالی کیطرف بعض صفات جیسے رویت کو منسوب کریگا تواس پر ارتداد کا حکم لگایا جایئگا، رافضہ کے شیخ جعفر النجفی سے کتاب " کشف الغطاء صفحہ 412 پر یہ چیز مرقوم ہے ۔

یہاں یہ واضح رہے کہ رویت کا ثبوت کتاب وسنت سے بلا احاطہ و کیفیت حق و ثابت ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے " وجوه يومئذ ناضره الى ربها ناضره "[1]اور نبی صلی اللہ علیہ وسلملی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے دلیل بخاری ومسلم کی وہ حدیث ہے جو جریر بن عبد اللہ البجلی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلملی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہویں کے چاند کو دیکھ کر فرمایا بلاشبہ تم لوگ اپنے رب کا عینی مشاہدہ اسطرح کروگے جیسا کہ چاند کا مشاہدہ کررہے ہو اور اسکے دیکھنے میں تمھیں کوئی دقت محسوس نہیں ہو رہی۔[2]

اس معنی کی اور بھی بہت ساری آیات و احادیث قرآن و احادیث کی کتابوں میں موجود ہیں جو یہاں ذکر نہیں کی جاسکتی ہیں ۔[3]

موجودہ قرآن جسکی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے لے رکھی ہے

(1) سورة القيامہ / 22-33.
(2) أخرجه البخاري / 544 مسلم / 633 .
(3) رویت کے اثبات میں اہل سنت وجماعت کی مؤلفات دیکھئے جیسے کتاب الرؤیہ للدارقطنی و کتاب الامام اللالکائی وغیرہ

اسکے بارے میں رافضہ کا عقیدہ

رافضہ جو موجودہ زمانہ میں شیعہ کے نام سے مشہور ہیں انکا کہنا ہے کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے یہ وہ قرآن نہیں ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالی نے نازل کیا تھا بلکہ اس میں رد وبدل اور حذف و اضافہ کر دیا گیاہے – اور شیعہ کے جمہور محدثین قرآن میں تحریف کا اعتقاد رکھتے ہیں- جیسا کہ نوری طبرسی نے اپنی کتاب ' فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب '[1] اور محمد بن یعقوب الکلینی نے اصول الکافی میں ایک باب باندھا ہے کہ "قرآن کو ائمہ کے علاوہ کسی نے مکمل جمع نہیں کیا ہے " اس باب کے تحت وہ جابر سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ " میں نے ابو جعفر کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کو مکمل طور جیسا کہ اللہ نے نازل کیا ہے جمع کرنے کا دعوی جھوٹوں کے سوا کسی نے نہیں کیا ، اور جس طرح اللہ نے اسے نازل کیا ہے اس طرح صرف علی بن ابی طالب اور انکے بعد کے ائمہ نے اسے جمع و حفظ کیا ہے [2]

جابر نے ابی جعفر سے روایت کیا ہے کہ "کوئی بھی قرآن کے ظاہر اور باطن کو جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا ماسوائے اوصیاء کے [3] " اور ہشام بن سالم نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ " جو قرآن جبرائیل علیہ السلام لے کر محمد

---

(1) فصل الخطاب / حسین بن محمد تقی النوری الطبری ص/۳۲ ۔
(2) فصل الخطاب / حسین بن محمد تقی النوری الطبری ص/۳۲ ۔

[3] اصول الکافی الکلینی ۱ / ۲۵۸

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے وہ قرآن سترہ ہزار آیات پر مشتمل ہے [1]۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس قرآن کا دعویٰ رافضہ کر رہے ہیں وہ اس قرآن سے زیادہ ہے جو ہمارے پاس ہےاور جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالٰی نے اٹھایا ہے۔ ان [شیعوں] سے اللہ کی پناہ۔

احمد الطبرسی نے " الاحتجاج " میں اور ملا حسن نے اپنی تفسیر " الصافی ' میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر نے زید بن ثابت سے فرمایا کہ حضرت علی نے جو قرآن ہمارے سامنے پیش کیا ہے اس میں انصار ومہاجرین کی تذلیل و توہین ہے میں چاہتا ہوں کہ قرآن تالیف کروں اور انصار و مہاجرین کی ہتک اور توہین و تذلیل کو اس سے نکال دوں چنانچہ حضرت زید اس کام کیلئے تیار ہوگئے اور کہا کہ اگر میں تمہاری چاہت کے مطابق قرآن کے اس کاز سے فارغ ہوگیا اور حضرت علی نے اپنا جمع و تالیف کیا ہوا قرآن ظاہر کردیا تو کیا تمہارے سارے کام پر پانی نہیں پھر جائے گا۔

حضرت عمر نے کہا پھر اسکی کیا تدبیر کی جائے ، حضرت زید نے کہا کہ آپ خود اسکی اچھی تدبیر جانتے ہیں تو حضرت عمر نے کہا اسکی تدبیر صرف یہ کہ اسے قتل کردیں جس سے سکون میسر آجائے چنانچہ حضرت خالد بن ولید کے ہاتھوں انکے قتل کی تدبیر کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے پھر جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو لوگوں نے حضرت علی سے قرآن کا مطالبہ کیا تاکہ اسمیں تحریف کر سکیں حضرت عمر نے کہا کہ اے ابو الحسن آپ وہ قرآن کیوں نہیں لاتے جو حضرت ابوبکر کے

---

[1] اصول الکافی الکلینی ٢ / ٦٣٤ ۔ ان کے شیخ مجلسی نے اس روایت کو معتمد علیہ بتایا ہے ۔ اپنی کتاب مرا ة العقول ١٢ / ٥٢٥ میں لکھتا ہے " والحدیث موثوق " حدیث قابل اعتماد ہے۔ پھر کہتا ہے کہ مذکورہ خبر صحیح ہے اور اس حدیث اور اس طرح کی دیگر صحیح اور صریح احادیث سے یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ قرآن نامکمل ہے اور اس میں تبدیلی کی گئی ہے اور میرے نزدیک یہ احادیث اس حوالے سے تواتر معنوی کا فائدہ دیتی ہیں۔

پاس لاتے تھے تاکہ ہم سب کا اس پر اجماع ہوجائے حضرت علی نے فرمایا کہ یہ بہت دور کی بات ہے یہ نہیں ہو سکتا میں حضرت ابوبکر کے پاس اسلئے لیکر آیا تھا تاکہ حجت قائم ہوجائے اور بروز قیامت یہ نہ کہو ' انا کنا عن هذا غافلین " [1]کہ ہم سب اس سے غافل تھے ۔

اور یہ بھی نہ کہہ سکو "ما جئتنا " [2]کہ تم نہیں لیکر آئے تھے ۔اس قرآن کو صرف پاک لوگ اور میری وہ اولاد ہی چھو سکتی ہے جنکے بارے میں وصیت ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ اسکے اظہار کا کوئی وقت اور معین مدت ہے ؟ حضرت علی نے فرمایا: ہاں جب میری اولاد ہی میں سے کوئی قائم اور نیک فرمانروا ہوگا تو اسے ظاہر کر لے گا اور لوگوں کو اس پر گامزن فرمائے گا ۔[3]

شیعہ تقیہ کے عقیدہ کی بنیاد پر جتنا بھی النوری الطبرسی کی کتاب سے براءت کا اظہار کریں لیکن کتاب ایسی سیکڑوں نصوص پر مشتمل ہے جو انکے علماء سے انکی معتبر کتابوں میں منقول ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جزم کے ساتھ قرآن میں تحریف پر اعتقاد اور یقین رکھتے ہیں لیکن یہ نہیں چاہتے ہیں کہ قرآن کے بارے میں انکے اس عقیدہ پر مسئلہ کھڑا ہو ۔

بعد ازاں وہ دو قرآن ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ قرآن جو معروف ومعلوم ہے دوسر وہ قرآن جو خاص اور پوشیدہ ہے اور جس میں سورۃ الولایہ ہے نیز انکے عقائد میں یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں سورۃ ' الم نشرح " کی ایک آیت" وجعلنا علیا

---

(1) الاعرف / 123
(2) سورۃ الاعراف / 139
(3) الاحتجاج للطبرسی / 235– کتاب فصل الخطاب / ص – 2 ۔

صھرک " یعنی میں نے حضرت علی کو آپ کا داماد بنایا " کو حذف کردیا گیا ہے حالانکہ انہیں اپنے اس عقیدہ پر شرم آنی چاہئے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے اور حضرت علی مکہ میں آپکے داماد نہیں تھے۔

صحابہ کرام کے بارے میں رافضہ کا عقیدہ

رافضہ صحابہ کرام کی تکفیر و سب و شتم کا عقیدہ رکھتے ہیں چنانچہ الکلینی نے ' فروع الکافی ' میں جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ نبی کے بعد تین افراد کے علاوہ سب مرتد ہوگئے تھے میں نے پوچھا کہ وہ تین کون ہیں ؟ تو فرمایا المقداد بن الاسود، ابو ذر الغفاری اور سلمان الفارسی [1]

اور المجلسی نے بحار الانوار میں ذکر کیا ہے کہ علی بن حسین سے انکے ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور میں نے آپکی بہت خدمت کی ہے اسلئے آپ مجھے اسکے عوض ابوبکر اور عمر کے بارے ضرور بتائیں ؟ توانہوں نے بتایا کہ وہ دونوں کافر تھے اور جو شخص ان دونوں سے محبت کرے گا وہ بھی کافر ہے [2]

اور القمی کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے قول " وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی " کے تحت مرقوم ہے کہ لوگوں کا کہنا ہیکہ الفحشاء سے مراد ابوبکر ، المنکر سے عمر اور البغی سے عثمان ہیں [3]

---

(1) ' فروع الکافی للکلبنی / 69 /137-138 ۔
(2) بحار الانوار للمجلسی ص / 522 ۔ یہاں پر یہ اشارہ ضروری ہے کہ عکی بن حسین اور تمام اہل بیت ان عقائد سے مبرا ہیں جسے رافضہ نے ان پر گھڑ لیا ہے قاتلہم اللہ انی یوفکون ۔
(3) تفسیر القمی / ص /218

المجلسی بحار الانوار میں لکھتا ہے " وہ احادیث جو کہ ابی بکر اور عمر کے کفر اور ان کی بدعات اور ان پر لعنت کرنے کے ثواب اور ان سے برأت کا اظہار کرنے پر دلالت کرتی ہیں ، اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ کہ انہیں اس کتاب ، ایک جلد یا کئی جلدوں میں ذکر کیا جائے - ہم نے یہاں جو ذکر کیا ہے وہ اللہ تعالی جسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے اس کے لئے کافی ہے[1]۔ بلکہ المجلسی بحار الانوار میں روایات نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور معاویۃ رضوان اللہ اجمعین آگ کے تابوتوں میں ہوں گے (اللہ کی پناہ)[2] -

رافضہ اپنی کتاب "احقاق الحق" میں کہتے ہیں " اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد والعن صنمي قريش وجبتيها وطاغوتيها وابنتيها..........الخ"[(3)] یعنی اے اللہ تو محمد اور انکے آل پر رحمت نازل فرما اور قریش کے علاوہ دونوں بتوں جبتوں طاغوتوں اور اسکی دونوں بیٹیوں پر لعنت فرما ' اور اس سے وہ ابوبکر، عمر، عائشہ اورحفصہ مراد لیتے ہیں۔ المجلسی اپنے ایک مضمون جسے اس نے العقائد کا نام دیا ہے ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے : " دین امامیۃ میں جو چیزیں ضروریات دین میں سے تصور کی جاتی ہیں ان میں متعہ کا حلال ہونا اور تین لوگوں سے برأت کا اظہار کرنا

(ابو بکر و عمر و عثمان)اسی طرح معاویۃ اور یزید بن معاویۃ سے اور ہر اس

---

[1] بحار الانوار / المجلسی ۰۳ / ۲۳۰

[2] بحار الانوار / المجلسی ۰۳ / ۲۳۶

(3) احقاق الحق 1/337.

شخص سے برأت کا اظہار کرنا جس نے امیر المومنین کے ساتھ لڑائی کی [1]۔

اور عاشورہ کے دن یہ ایک کتا لاتے ہیں جسکا نام عمر رکھتے ہیں پھر اس پر ڈاندوں اور پتھروں کی بارش کرنا شروع کرتےہیں یہاں تک کہ وہ مرجاتا ہے پھر بکری کا ایک بچہ لاتے ہیں جسکا نام عائشہ رکھتے ہیں پھر اسکے بال نوچنا اور جوتوں سے اسے مارنا شروع کرتے ہیں یہاں تک کی وہ مرجاتا ہے ۔[2] اسی طرح یہ اس دن پر جشن مناتے ہیں جس دن حضرت عمر کو شہید کیا گیا تھا اور انکے قاتل ابو لؤلؤ المجوسی کو بابا شجاع الدین کا نام دیتے ہیں ۔[3]

۔رضی اللہ عن الصحابۃ وعن امھآت المومنین۔

دیکھئے بھائیو ! کس قدر اس بے دین جماعت کے اندر بغض و عداوت اور خباثت بھری ہوئی ہے اور انبیاء کے بعد سب سے افضل اشخاص یعنی صحابہ کرام کے بارے میں کیا کہتے ہیں جنکی اللہ اور اسکے رسول نے تعریف کی ہے ۔

اور امت انکی عدالت اور فضیلت پر متفق ہے اور تاریخ و واقعات انکی فضیلت سابقیت اور جہاد فی سبیل اللہ کے گواہ ہیں ۔

---

[1] رسالۃ العقائد / المجلسی ۵۸

(2) تبدید الظلام وتنبیہ النیام للشیخ ابراہیم الجہیمان حفظہ اللہ / ص / 32 ۔

(3) عباس العجمی / الکنی والالقاب 55/2 ۔

یہود و رافضہ میں مشابہت

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہود و رافضہ دونوں کی مصیبت ایک ہی ہے اسلئے کہ یہود کا کہنا ہے کہ بادشاہت یہود کے علاوہ کسی اور کے لئے درست نہیں ہے اور رافضہ کا کہنا یہ ہے کہ اولاد علی کے علاوہ کسی کے لئے امامت جائز نہیں ہے۔

اور یہود کا کہنا یہ بھی ہے کہ جب تک مسیح دجال کا خروج و ظہور نہ ہو اور تلوار کا نزول نہ ہو اللہ کے راستہ میں کوئی جہاد نہیں هے اور رافضہ کا خیال یہ ہے کہ جب تک مہدی کا خروج نہ ہو اور آسمان سے منادی نداء نہ دے جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے۔

اور یہود ستاروں کے ظہور تک نماز کو مؤخر کرتے ہیں اسی طرح رافضہ بھی مغرب کی نماز اس وقت تک ادا نہیں کرتے جب تک کہ ستاروں میں اٹکھیلیاں شروع نہ ہوجائیں اور وہ بالکل ظاہر نہ ہوجائیں ۔

جب کہ حدیث میں آیاہے " لا تزال امتی علی الفطرة ما لم یؤخر المغرب الی اشتباک النجوم "[1] یعنی میری امت اس وقت تک فطرت اسلام پر باقی رہے گی جب تک مغرب کو ستاروں کے ظہور تک مؤخر نہ کرے گی ۔

یہود نے تورات میں تحریف کی تو رافضہ نے قرآن میں اور جس طرح یہود موزہ پر مسح کو درست نہیں قرار دیتے ہیں اسی طرح رافضہ بھی اسے تسلیم نہیں کرتے ہیں ۔

---

(1) رواہ الامام احمد 4/142 – 5/412 – 422 أبوداود (418) .ابن ماجة / 689 في الزوائد : اسنادہ حسن .

اور یہود جبریل سے بغض وعداوت رکھتے ہیں ۔کہتے ہیں کہ ملائکہ میں سے وہ ہمارا دشمن ہے اسی طرح رافضہ کا کہنا ہے کہ جبریل نے محمد کے پاس وحی لے جا کر غلطی کی ۔(1)

اور اسی طرح رافضہ نصاری کی بعض عادات واطوار میں انکی موافقت کرتے ہیں جیسا کہ نصاری کی عورتوں کا مہر نہیں ہوتا وہ بغیر مہر کے ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں اسی طرح رافضہ بھی عورتوں کو سامان دلچسپی تصور کرتے ہیں اور متعہ کی شادی سے انہیں حلال سمجھتے ہیں بلکہ یہود و نصاری کو انکی دو خصلت کی بنیاد پر رافضہ پر فضیلت حاصل ہے ۔

یہود سے پوچھا گیا کہ تمہارے مذہب میں سب سے افضل لوگ کون ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ موسی علیہ السلام کے اصحاب ہیں ۔

نصاری سے سوال کیا گیا کہ تمہارے مذہب میں سب سے اچھے لوگ کون ہیں ؟ تو جواب دیا کہ حواری عیسی علیہ السلام ہیں ۔

اور جب رافضہ سے پوچھا گیا کہ تمہارے مذہب میں سب سے بدتر لوگ کون ہیں ؟ تو انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

---

(1) انکی ایک جماعت کا نام غرائیبیہ ہے جسکا کہنا ہے کہ جبریل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے جا کر خیانت کی ہے اسلئے کہ رسالت کے لئے اولی وافضل حضرت علی بن ابی طالب تھے اسی لئے وہ کہتے ہیں [خان الامین و صدھا عن حیدری] کہ امین نے خیانت کی اور رسالت کو علی حیدر سے روک لیا ۔

دیکھئے بھائیو کہ کس طرح یہ لوگ حضرت جبریل پر خیانت کا الزام لگاتے ہیں جبکہ اللہ تعالی انہیں امین کہتے ہیں { نزل بہ الروح الامین } الشعراء /193 یعنی اسے امانت دار فرشتہ لیکر آیا { مطاع ثم امین } {التکویر} یعنی جسکی آسمانوں میں اطاعت کی جاتی ہے اور جو امین ہے ۔ مسلمان بھائیو بتاو رافضہ کے عقائد کے بارے میں کیا کہو گے۔

ہیں۔[1]

آئمۃ کے بارے میں رافضہ کے عقائد

رافضہ کا دعوی ہے کہ تمام ائمہ معصوم ہیں اور علم غیب کے جاننے والے ہیں جیسا کہ الکلینی نے اصول الکافی میں نقل کیا ہے کہ امام جعفر الصادق نے فرمایا : کہ ہم سب اللہ کے علم کے خزانے ہیں اور اسکے حکم کے ترجمان ہیں ہم معصوم لوگ ہیں ہماری اطاعت کا حکم ہے اور معصیت سے منع کیا گیا ہے ہم زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے اللہ کی واضح حجت ہیں ۔[2]

اور الکلینی نے الکافی میں ایک باب باندھا ہے کہ ائمہ جب کسی چیز کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں جان لیتے ہیں چنانچہ جعفر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ امام جب چاہے کہ اسے معلومات ہوجائے تو اسے معلومات ہوجاتی ہے وہ واقف ہوجاتا ہے اور ائمہ یہ جانتے ہیں کہ انکی وفات کب ہوگی اور وہ اپنے اختیار و مرضی سے ہی انتقال کرتے ہیں ۔[3]

اور الخمینی [اللہ تعالی اسے ذلیل ورسوا کرے] نے اپنی کتاب تحریر الوسیلة میں ذکر کیا ہے کہ ہمارے ائمہ کو وہ مقام و مرتبہ حاصل ہے جو کسی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل کو حاصل نہیں ہے[4] بلکہ رافضہ نے آئمہ میں اس قدر غلو کیا کہ انہیں محمد

---

(1) منهاج السنة لابن تيمية / 1 /24 .

(2) اصول الکافی / 165 ۔

(3) اصول الکافی فی 1 / 258.

4 تحرير الوسيلة ص 52،94.

صلى الله علیہ وسلم کے علاوہ سارے انبیاء سے افضل ماننے لگے۔

المجلسی نے مراۃ العقول میں لکھا ہے کہ وہ آئمہ محمد کے علاوہ تمام انبیاء سے افضل ہیں[1]۔

رافضہ کا غلو یہاں تک ہی نہ رہا بلکہ کہنے لگے کہ آئمہ کے لئے ولایت تکوینیۃ ہے۔ الخوئی اپنی کتاب مصباح الفقاہہ میں لکھتا ہے کہ آئمہ کی تمام مخلوق پر ولایت میں کوئی شبہ نہیں جیسا کہ احادیث سے ظاہر ہے کہ وہ کائنات کی ایجاد کا ذریعہ ہیں اور ان ہی سے ہر چیز کا وجود ہے۔۔ وہی مخلوق کی تخلیق کا سبب ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو یہ سارے لوگ نہ پیدا کئے جاتے ، بلکہ یہ لوگ تو انہی کے لئے اور انہی کی وجہ سے پیدا کئے گئے۔ ان آئمہ کے لئے ولایت تکوینیہ اللہ کے علاوہ سب مخلوق پر اس طرح ہے جیسا کہ اللہ کی ولایت اپنی مخلوق پر[2]۔

اللہ کی پناہ ایسے غلو سے یہ تو کھلا انحراف ہے ۔ آئمہ کیسے تخلیق کا سبب ہو سکتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو ان کے لئے پیدا کیا گیا ہو ، جبکہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں :

☆ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات /54)

---

[1] مراۃ العقول 2/290.

[2] مصباح الفقاہہ / ابی القاسم الخوئی ۵ / ۳۳

میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیاہے۔

اللہ کی پناہ ایسے گمراہ کن اور قرآن و سنت مطہرہ سے پھرے ہوئے عقائد سے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رافضہ کا خیال یہ ہے کہ دین عالموں و راہبوں کے سپرد ہے جو وہ حلال کردیں وہ حلال ہے اور جو حرام کردیں وہ حرام ہے اور جو مشروع قرار دے دیں وہی دین ہے۔

اس رسالہ کو پڑھنے والے بھائیو اگر آپ رافضہ کے کفر شرک اور غلو کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ والعیاذ باللہ۔ تو ان اشعار اور انکے ترجمے کا ملاحظہ فرمائیں جنہیں انکے دور حاضر کے عالم ابراہیم العاملی نے حضرت علی کے بارے میں لکھا ہے ۔

أبا حسن أنت عين الإله وعنوان قدرته السامية

وأنت المحيط بعلم الغيوب فهل تغرب عنك من خافية

وأنت المحيط رحى الكائنات ولك أبحارها السامية

لك الأمر إن شئت نجى غدا وإن شئت تسفع بالناصية

ترجمہ :

اے ابو الحسن آپ تو عین معبود اور اسکی بلند وبالا قدرت کے شاہکار ہیں

آپ علم غیب کا احاطہ کئے ہوئے ہیں کوئی بھی شیء آپ سے اوجھل نہیں ہے

آپ دنیا کی چکی اور اسکے نظام کے مالک ہیں اور اسکے بڑے بڑے سمندر بھی آپکے قبضے میں ہیں

معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے اگر چاہتے ہیں تو دنیا کل رہیگی اور اگر چاہیں کل اسے گھسیٹ دیں ۔

ایک اور شخص جسکا نام علی بن سلیمان المزیدی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہتا ہے :

أبا حسن أنت زوج البتول جنب الإله ونفس الرسول

ديدار الكمال وشمس العقول ومملوك رب وأنت الملك

اے ابو الحسن آپ فاطمہ بتول کے شوہر نامدار، رب ذوالجلال کے بازو اور عین رسول ہیں آپ بہت ہی باکمال اور حکمت ودانائی والے ہیں ، رب کی بادشاہت کے مالک ہیں ۔

دعاك النبي بيوم الكرم ونص عليك بأمر القدير

بأنك للمؤمنين الأمير وعقد ولايته قلدك

إليك تصير جميع الأمور وأنت العليم بذات الصدور

وأنت المبعثر ما في القبور وحكم القيامة بالنص لك

وأنت السميع وأنت البصير وأنت على كل شيء قدير

آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری اور تلخ ایام میں بلا کر امر غدیر کا حکم دیا اور فرمایا کہ آپ تمام مؤمنین کے امیر ہیں اور اپنی ولایت کی مالا بھی آپکو پہنائي ۔

تمام معاملات وامور آپکے سپرد ہیں آپ سینوں کے رازوں سے واقف ہیں آپ قبروں سے لوگوں کو اٹھانے والے ہیں آپ قیامت کے دن کے حاکم ہیں آپ سمیع و

بصیر ہیں آپ ہر چیز پر قادر ہیں

ولو لاک ما کان نجم یسیر   ولادار لولا ولاك الفلك

آپ نہ ہوتے تو کوئی ستارہ بھی نہ ہوتا، زمین وآسلان کا وجود بھی نہ ہوتا ۔

وأنت بكل البرايا عليم وأنت المكلم أهل الرقيم

ولولاك ما كان موسى الكليم كليما فسبحان من كونك

آپ تمام مخلوق کا علم رکھتے ہیں آپ ہی اہل کتاب سے بات کرنے والے ہیں

اگر آپ نہ ہوتے تو موسی کلیم نہ ہوتے، سبحان اللہ وہ کلیم تو صرف آپکی وجہ سے ہوئے ہیں ۔

ترى سر اسمك في العالمين   فحبك كالشمس فوق الجبين

وبغضك في أوجه المبغضين كقير فلا فاز من أبغضك

آپ اپنے نام کے راز واسرار کو جہاں میں ہی دیکہ لیں گے۔ آپکی محبت لوگوں کی پیشانیوں پر مثل سورج بلند اور واضح ہے اور آپ سے بغض و عداوت حاسدین و مبغضین کے چہروں پر تارکول کے مانند ہے اور آپ سے بغض اور حسد رکھنے والا کامیاب نہیں ہوسکتا۔

فمن ذاك كان ومن ذا يكون   وما الأنباء وما المرسلون

وما القلم اللوح وما العالمون   وكل عبيد مماليك لك

آپ سے جو پہلے تھے آپ کے جو بعد میں ہونگے انبیاء ورسل ہوں، لوح وقلم ہو،

غرضیکہ تمام مخلوق آپکی لونڈی و غلام ہے۔
أبا حسن يا مدير الوجود وكهف الطريد و مأوى الوفود
مسقي محبيك يوم الورود ومنكر في البعث من أنكرك
اے ابو الحسن آپ موجودیت کے مالک ، جلاوطن لوگوں کی جائے پناہ اور وفود کا مسکن ہیں ۔
آپ اپنے عاشقین ومحبین کو حوض کوثر کے دن پلانے والے ہیں اور بروز قیامت آپ انکار کردیں گے جو آپکا انکار کرتے ہیں ۔

أبا حسن يا علي الفخار ولاءك لي في ضريحي منار
اے ابو حسن قابل فخر علی آپکی ولایت ومحبت میرے لئے میری قبر میں منار کے مثل ہے ۔
واسمك لي في المضيق الشعار وحبك مدخلي جنتك
مصائب و پریشانی میں آپکے نام کا نعرہ لگاتا اور آپکی محبت آپکی جنت میں داخل ہونے کا میرا مدخل ودروازہ ہے۔
بك المزيدي علي دخيل إذا جاء أمر الإله الجليل
ونادى المنادي الرحيل الرحيل وحاشاك تترك من لاذبك
اے علی تیرے پاس المزیدی اس وقت ایک غریب ومسافر پر دیسی ہوگا جب معبود کا حکم آجائے گا اور منادی کوچ کی نداء دیگا،تو ایسے وقت میں جو تیری پناہ طلب کرے اسے ہرگز نہ چھوڑنا ۔

کیا یہ قصیدہ کی مسلمان کا ہوسکتا ہے جو اسلام کو دین سمجھتا ہو۔ اللہ کی قسم اہل جاہلیت نے بھی اس قسم کا شرک وکفر اور غلو نہیں کیا جیسا کہ اس رافضی نے کیا ہے اللہ اسے برباد کرے۔

رجعت کا عقیدہ جس پر رافضہ کا ایمان ہے

رجعت کی بدعت رافضہ کی ایجاد کی ہوئی ہے چنانچہ المفید کا کہنا ہے کہ امامیہ کا بہت سارے اموات کی رجعت کے وجوب پر اتفاق ہے [1] اور رجعت کے معنی یہ ہیں کہ آخری زمانہ میں ان کے ائمہ میں سے آخری امام کا ظہور ہوگا یعنی وہ دنیا میں واپس آجائیگا جسکا نام القائم ہوگا وہ سرنگ سے باہر آئے گا اور اپنے تمام سیاسی مخالفین کو قتل کر دے گا اور شیعہ کے وہ حقوق انہیں واپس کریگا جسے دوسری جماعتوں نے گذشتہ زمانہ میں غصب کرلیا ہے [2]

سید المرتضی اپنی کتاب ' المسائل الناصریہ ' میں کہتا ہے کہ ابوبکر وعمر کو اس دن مہدی کے زمانہ کے ایک درخت پر سولی دی جائے گی مہدی سے مراد انکے بارہویں امام ہیں جنکو یہ لوگ قائم آل محمد کا نام دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ درخت سولی دئے جانے سے قبل ہرا بھرا ہوگا لیکن اس پر سولی کے بعد وہ خشک ہوجائے گا [3] اور مجلسی نے اپنی کتاب ' حق الیقین ' میں محمد الباقر سے نقل کیا ہے " جب مہدی کا ظہور ہوگا تو وہ ام المومنین حضرت عائشہ کو زندہ کریں گے اور ان پر حد

---

(1) اوائل المقالات للمفید / ص / 51۔
(2) الخطوط العریضہ لملحب الدین الخطیب رحمہ اللہ / ص / 342 ۔
(3) اوائل المقالات لشیخہم المقلب بالمفید ص / 95 ۔

قائم کریں گے۔[1] پھر رجعت کا مفہوم ان کے ہاں ترقی پذیر ہوگیا اور وہ تمام شیعہ اور انکے ائمہ اور انکے تمام مخالفین اور انکے ائمہ کی رجعت کے قائل ہوگئے۔ یہ بے حقیقت اور من گھڑت عقیدہ انکے دلوں میں چھپے ہوئے بغض و حسد اور ان خیالات و تصورات کے پردہ کو چاک کردیتا ہے جو اس طرح کی من گھڑت اور بے سروپا کہانیوں سے وہ تعبیر کرتے ہیں جبکہ حقیقت میں یہ عقیدہ ' سبیہ ' نے یوم آخرت کے انکار کیلئے بطور وسیلہ اختیار کیا تھا ۔ عقیدہ رجعت سے مراد وہ انتقام ہے جو شیعہ اپنے مخالفین سے لیں گے۔ لیکن شیعہ کے مخالفین سے کون لوگ مراد ہیں؟ آنے والی روایت شیعہ کی اہلسنت و الجماعت کے لئے بغض و حسد اور یہود و نصاریٰ کے لئے دوستی کو واضح طور پر بیان کرتی ہے۔

المجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں ابی بصیر سے نقل کرتا ہے کہ ابی بصیر سے ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا " اے ابو محمد میں تو القائم (بارہویں امام) کا نزول بمعہ اہل و عیال سہلہ کی مسجد میں ہوتے دیکھ رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ وہ اہل ذمہ کے ساتھ کیا کرے گا؟ فرمایا " ان کے ساتھ صلح کرے گا جس طرح نبی اکرم صلٰی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور وہ جزیہ ادا کریں گے۔ میں نے کہا اور وہ لوگ جو آپ کی عداوت پر قائم ہیں؟ فرمایا : نہیں ابو محمد جو ہماری حکومت میں ہمارے مخالف ہوں گے ان کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ قائم (بارہویں امام) کے ظہور کے ساتھ ہی ان

---

(1) حق الیقین لمحمد الباقر المجلسی ص / 342 ۔

کا خون اللہ نے ہمارے لئے حلال کر دیا۔ آج ان کے خون ہم تم سب پر حرام ہیں کوئی تمہیں (اس حوالے سے) دھوکہ نہ دے۔ جب امام قائم کا ظہور ہو گا تو وہ اللہ ، اس کے رسول صلّٰی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب کے لئے ان سے انتقام لے گا[1]۔

مسلمان بھائیو ! آپ نے دیکھا کہ کس طرح شیعہ کا مہدی یہود و نصاریٰ سے تو صلح کر رہا ہے جبکہ اپنے مخالفین اہلسنت والجماعت سے لڑائی کی بات کی جا رہی ہے۔

یہاں ہو سکتا ہے کہ کوئی یہ اعتراض کرے کہ لڑائی اور خون کے حلال ہونے کی بات تو ان کے لئے ہے جو اہل بیت سے عداوت رکھتے ہیں اور اہلسنت و الجماعت تو اہل بیت سے عداوت نہیں رکھتے اس لئے لڑائی اور خون کے حلال ہونے والی بات سے مراد اہلسنت نہیں ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سی روایات سے ثابت ہے کہ رافضہ کے نزدیک ناصبہ سے مراد اہلسنت و الجماعت ہیں اور مذکورہ روایت میں بھی (من نصب لھم عداوۃ) کے الفاظ آئے ہیں۔

اس موضوع پر مزید معلومات کے لئے دیکھئے کتاب (المحاسن النفسانیۃ) مولف حسین آل عصفور الدرازی البحرانی اور یوسف البحرانی کی کتاب " الشہاب الثاقب فی بیان معنی الناصب "۔

---

[1] بحار الانوار / المجلسی52/376.

رافضہ کے یہاں تقیہ کا عقیدہ

انکے معاصرین علماء میں سے ایک عالم نے تقیہ کی تعریف یہ کی ہے " تو اپنے اعتقاد و یقین کے خلاف کوئی بات کہے یا کوئی کام کرے جس سے کہ اپنی جان و مال وعزت وکرامت کی حفاظت کرسکے اور اس پر آنے والے ضرر و نقصان سے اسکی مدافعت کرسکے اسی کا نام تقیہ ہے [1] بلکہ ان کا خیال یہاں تک ہے کہ جب رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بن سلول کا انتقال ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقیہ کیا تھا جب آپ اس پر نماز جنازہ کے لئے تشریف لائے تھے اور حضرت عمر نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کو اللہ تعالی نے اس سے منع نہیں کیا، یعنی اس منافق کی قبر پر کھڑے ہونے سے تو رسول اللہ نے جواب دیا کہ' ویلک " تجھے کیا پتہ کہ میں نے کیا کہا ہے ؟ میں نے کہا ہے" اللہم احش جوفہ نارا واملا قبره نارا واصلہ نارا " [2] " اے اللہ تو اسکے پیٹ اور اسکی قبر کو آگ سے بھر دے اور اسے جہنم رسید فرما "

دیکھئیے میرے مسلمان بھائیو :کہ کسطرح یہ لوگ نبی کی جانب جھوٹ کو منسوب کرتے ہیں کیا یہ بات سمجھہ میں آتی ہے کہ نبی کے صحابہ اس پر رحمت کی دعا کریں اور خود نبی رحمت اس لعنت بھجیں ۔؟

کلینی نے اصول الکافی میں نقل کیا ہے کہ ابو عبد اللہ نے کہا کہ اے ابو عمر دین

---

(1) الشيعة في الميزان / لمحمد جواد مغنيه ص / 48.

(2) فروع الكافي كتاب الجنائز ص / 188 .

کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ میں ہیں اور جسکے پاس تقیہ نہیں اسکا کوئی دین نہیں اور سوائے نبیذ اور موزہ پر مسح کے ہر چیز میں تقیہ ہے ۔کلینی ابو عبد اللہ سے نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا" اتقو علی دینکم واحجبوہ بالتقیہ فإنه لا ایمان لمن لا تقیة لہ ' [1] کہ اپنے دین کی حفاظت کرو اور اسے تقیہ سے چھپائے رکھو اسلئے کہ جسکے پاس تقیہ نہیں ہوتا اسکے پاس ایمان نہیں ہوتا "۔ بلکہ رافضہ کا حال تو یہ ہو چکا ہے کہ وہ تقیہ کے طور پر غیر اللہ کی قسم کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں (اللہ کی پناہ)

الحرالعاملی نے اپنی کتاب (وسائل الشیعہ) میں ابی بکیر سے اس نے ذرارہ سے ابی جعفر علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے کہ : ذرارہ نے ابی جعفر سے کہا " ہم ان لوگوں کے پاس سے گزرتے ہیں اور یہ ہم سے ہمارے اموال کے بارے میں قسم لیتے ہیں کہ ہم نے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی ہے۔ ابی جعفر نے کہا اے ذرارہ !جب تمہیں ان کا خوف ہو تو جس چیز کی وہ کہیں تم قسم کرو ۔ میں نے کہا کہ طلاق اور عتاق کی بھی؟ فرمایا : جو کچھ بھی وہ چاہیں۔

سماعۃ ابی عبدالسلام سے روایت کرتا ہے کہ " جب آدمی تقیہ کے طور پر مجبوراً

---

(1) اصول الکافی / 482 – 483 ۔

یا اضطراری حالت میں قسم کرتا ہے تو اسے اس کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔"[1]

رافضہ تقیہ کو واجب سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسکے بغیر دین و مذہب قائم نہیں ہوسکتا اور وہ ظاہری وباطنی طور پر اس کا سبق لیتے اور اسکا استعمال کرتے ہیں خاص طور پر مشکلات اور پیچیدہ حالات میں تقیہ سے کام لیتے ہیں اسلئے رافضہ سے مسلمانوں کو بہت ہوشیار اور محتاط رہنا چاہیے ۔

عقیدہ طینیہ جس پر رافضہ کا عقیدہ ہے

رافضہ کے یہاں طینہ سے مراد حسین رضی اللہ عنہ کے قبر کی مٹی ہے جس کے بارے میں رافضہ کا ایک گمراہ شخص جسکا نام لقمان الحارثی اور لقب شیخ مفید ہے اپنی کتاب ' المزار ' میں ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ انہوں نے فرمایا : ' فی طین قبر الحسین الشفاء من کل داء وھو الدواء الاکبر ' یعنی حسین کی قبر کی مٹی ہر مرض کیلئے شفاء ہے اور یہی سب سے عمدہ دوا ہے ۔ اور عبد اللہ نے کہا : " حنکوا اولادکم بتربۃ الحسین " یعنی حسین کی قبر کی مٹی سے اپنی اولاد کی تحنیک کرو ۔

مزید ارشاد ہے کہ خراسان سے ابو الحسن الرضا کے پاس کپڑے کا ایک بنڈل بھیجا گیا جسکے اندر مٹی تھی جب پیغامبر سے پوچھا گیاکہ یہ کیا ہے ؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ حسین کی قبر کی مٹی ہے۔ اور وہاں سے کپڑا یا دیگر کوئی بھی سامان روانہ کیا جاتا ہے تو اس میں مٹی ضرور رکھی جاتی ہے اور یہ اللہ کی طرف بطور

---

[1] وسائل الشیعہ / الحرالعاملی ۱۶ / ۱۳۶ ، ۱۳۷

امان ہوتی ہے ۔

اور بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے الصادق سے حسین کی مٹی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب تو اس مٹی کو لے تو یہ دعا کر، کہ اے اللہ میں تجھ سے اس فرشتہ کے حق کی بناء پر سوال کرتا ہوں جس نے اسکی مٹی لی اور اس نبی کے حق سے سوال کرتا ہوں جس نے اسے محفوظ رکھا،اور اس وصیت کردہ شخص کے حق سے سوال کرتا ہوں جو اس میں مقیم ہے کہ تو محمد اور انکی آل پر رحمت نازل فرما اور اس مٹی کو ہر مرض کے لئے شفاء بنادے اور ہر خوف سے امان دینے والا اور ہر مکروہ وشر سے حفاظت کرنے والا بنادے ۔

ابو عبد اللہ سے حضرت حمزہ اور حضرت حسین کی قبر کی مٹی کے استعمال اور اسکی فضیلت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ حسین کی قبر کی مٹی کی تسبیح انسان کے ہاتہ میں اسکے پڑھے بغیر خود ہی تسبیح پڑھتی رہتی ہے [1]

اس طرح رافضہ کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ شیعہ کی تخلیق ایک خاص مٹی سے ہوئی ہے اور سنی کی تخلیق دوسری مٹی سے ہوئی ہے اور بعد ازاں ان دونوں میں اختلاط اور گڈمڈ ہوگیا، پس شیعی میں جو جرائم اور معصیت دیکھنے میں آرہے ہیں وہ سنی کی مٹی کے اثر سے آرہے ہیں ۔اور سنی میں جو اچھائی وامانت داری پائی جاتی ہے شیعہ کی مٹی کے اثر سے ہے۔ بناء بریں بروز قیامت شیعہ کے گناہ وجرائم کو اہل سنت کے سر پر تھوپ دیا جائے گا اور اہل سنت کی نیکیوں کو شیعہ کے حوالہ کردیا

---

(1) کتاب المزار /الشیخ المفید / ص /125-

جائے گا ۔[1]

اہل سنت کے بارے میں رافضہ کا عقیدہ

رافضہ کے عقیدہ کے اعتبار سے اہل سنت کا خون ومال حلال ہے الصدوق نے 'علل' مین داود بن فرقد کی سند سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ وہ ناصب کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ " ناصب کا خون حلال ہے لیکن مجھے تم پر خوف ہے ہاں اگر تم اس پر دیوار گرانے یا اسے دریا میں ڈبونے کی طاقت رکھتے ہو تو کردو تاکہ وہ تمہارے خلاف گواہی نہ دے سکے ۔ میں نے پوچھا اسکے مال کے سلسلئے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟ انہوں نے فرمایا جتنا مال لے سکتے ہو لے لو ۔[2] رافضہ صرف رافضی نومولود کو پاک سمجھتے ہیں۔ ہاشم البحرانی نے اپنی تفسیر البرھان میں میثم بن یحییٰ سے جعفر بن محمد کا قول نقل کیا ہے کہ " جب کسی بچے کی ولادت ہوتی ہے تو ایک شیطان وہاں حاضر ہوتا ہے۔ اگر مولود شیعہ ہو تو شیطان دور ہو جاتا ہے۔ اگر مولود شیعہ نہ ہو تو شیطان اس کی دبر میں انگلی ڈالتا ہے۔ اگر لڑکی ہو تو اس کی شرمگاہ میں انگلی ڈالتا ہے تو وہ فاجرہ ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بچہ ولادت کے بعد بہت شدت سے روتا ہے[3] بلکہ رافضہ کے نزدیک تو ان کے علاوہ تمام لوگ اولاد زنا ہیں۔

الکلینی نے اپنی کتاب (الروضۃ فی الکافی) میں ابی حمزۃ سے ابی جعفر علیہ

---

(1) علل الشرائع ص - 49 – 491 - بحار الانوار 5 / 342 – 348-
(2) المحاسن النفسانیۃ ص / 166 -
[3] تفسیر البرھان / باشم البحرانی ۲ / ۳۰۰

السلام کا قول نقل کیا ہے۔ ابی حمزۃ نے کہا کہ میں نے ابی جعفر سے کہا کہ ہمارے بعض ساتھی اپنے مخالفین پر جھوٹے الزامات اور تہمتیں لگاتے ہیں۔ ابی جعفر نے مجھ سے کہا کہ " اس سے رکنا ہی بہتر ہے ، پھر فرمایا : اللہ کی قسم اے ابو حمزۃ ہم شیعہ کے علاوہ سارے لوگ اولاد زنا ہیں[1]۔

اور شیعہ کا خیال یہ بھی ہے کہ اہل سنت کا کفر یہود ونصاری کے کفر سے سخت ہے اس لئے کہ یہود ونصاری اصلی کافر ہیں اور اہل سنت مرتد ہیں اور کفر و ارتداد کے غلیظ اور شدید ہونے پر اجماع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کفار کا تعاون کرتے ہیں،تاریخ اس بات کی گواہ ہے ۔[(2)]

کتاب وسائل الشیعہ میں فضیل بن یسار سے مروی ہےکہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابو جعفر سے پوچھا کہ کیا رافضہ عورت کا نکاح ناصب سے کردوں تو کہا کہ نہیں اسلئے کی ناصب کافر ہیں [(3)]

اور اہل سنت کے یہاں نواصب ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو علی بن ابی طالب کو ناپسند کرتے ہیں جبکہ رافضہ اہل سنت کو ناصب کہتے ہیں اسلئے کہ وہ ابوبکر اور عمر و عثمان کی امامت اور خلافت کو حضرت علی کی امامت اور خلافت پر مقدم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت ابوبکر اور عمر کی فضیلت حضرت علی پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہی مسلم ہے ۔جسکی دلیل حضرت عبد اللہ بن عمر کا وہ

---

[1] الروضۃ فی الکافی / الکلینی ۸ / ۲۵۸

(2) شیخ الاسلام بن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رافضہ تاتاریوں کی اس وقت مدد کر رہے تھے کہ جب مسلم ممالیک سے انکی لڑائی ہورہی تھی ۔ الفتاوی / 35 – 151 ۔
دیکھئے کتاب ' کیف دخل التتار بلاد المسلمین / لموّلفہ د / سلمان بن حمد العودہ ۔

(3) وسائل الشیعہ / للحر العاملی 2 /431 - التہذیب 2 / 303 ۔

قول ہے جسے بخاری نے نقل کیا ہے " کنا نخیر بین الناس فی زمن الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فتخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان " رواہ البخاری ۔کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگوں میں انتخاب کرتے تھے تو ابوبکر پھر عمر پھر عثمان کو ترجیح دیتے تھے۔ الطبرانی نےالکبیر میں یہ زیادتی نقل کی ہے ' فیعلم بذلک النبی ولا ینکرہ ' پھر اسکی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دی جاتی اور آپ اس پر انکار نہیں کرتے تھے ۔

اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے " کنا نفضل ابا بکر وعمر وعثمان وعلی "'کہ ہم ابوبکر عمر عثمان اور علی کو افضل مانتے تھے ۔

احمد وغیرہ نے علی ابی طالب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا : ' خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر ثم عمر ولو شئت لسمیت الثالث ' قال الذھبی : ھذا متواتر ۔[1]

' کہ ا س امت کےافضل ترین آدمی نبی کے بعد ابوبکر پھر عمر ہیں اور اگر چاہو تو تیسرے کا بھی نام بتادوں ۔' الذھبی نے اسے متواتر کہا ہے۔

متعہ کے بارے میں رافضہ کا عقیدہ اور اسکی فضیلت

رافضہ کے یہاں متعہ کی بڑی فضیلت ہے [معاذ اللہ] چنانچہ فتح اللہ الکاشانی کی کتاب منہج الصادقین میں الصادق سے مروی ہے کہ متعہ میرے اور میرے آباء واجداد کا دین ہے جو اس پر عمل کرتا ہے ہمارے دین پر عمل کرتا ہے جو اسکا انکار کرتا ہے وہ ہمارے دین کا انکار کرتا ہے بلکہ وہ ہمارے دین کو چھوڑ کر کسی اور دین پر

(1) التعلیقات علی متن لمعۃ الاعتقاد / العلامہ عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ ورعاہ ص / 91 ۔

عمل کرتا ہے اور متعہ کا بچہ مستقل بیوی کے بچہ سے افضل ہے اور متعہ کا منکر کافر ومرتد ہے ۔[1]

القمی نے کتاب ' من لا یحضرہ الفقیہ ' میں عبد اللہ بن سنان سے نقل کیا ہے وہ ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا : 'ان اللہ تبارک وتعالی حرم علی شیعتنا المسکر من کل شراب وعوضھم من ذلک بالمتعہ '[2] کہ اللہ تعالی نے ہماری شیعہ جماعت پر تمام نشہ آور پینے والی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور اسکے عوض انہیں متعہ عنایت کیا ہے ۔ ملا فتح اللہ الکاستانی نے اپنی تفسیر منہاج الصادقین میں لکھا ہے : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " جس نے ایک بار متعہ کیا اس نے اپنا ایک تہائی آگ سے آزاد کرالیا ، جس نے دو بار متعہ کیا اس نے اپنا تین چوتھائی آگ سے آزاد کرالیا اور جس نے تین بار متعہ کیا اس نے مکمل طور پر اپنے آپ کو آگ سے آزاد کرا لیا۔"

اسی کتاب میں آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جس نے ایک بار متعہ کیا اس نے جبار (یعنی اللہ کے غصے) سے امن پایا ، جس نے دو بار متعہ کیا وہ قیامت کو ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور جس نے تین بار متعہ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔"

اسی کتاب میں یہ بھی آیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " جس نے

---

(1) منہج الصادقین للملا فتح اللہ الکاشانی / ص -356- .
(2) من لا یحضرہ الفقیہ / 330 .

ایک بار متعہ کیا اس کا رتبہ حسین کے برابر ہے اور جس نے دو بار متعہ کیا اس کا رتبہ حسن کے برابر ہے اور جس نے تین بار متعہ کیا اس کا رتبہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے برابر ہے اور جس نے چار بار متعہ کیا اس کا درجہ میرے برابر ہے[1] "۔

نیز رافضہ کے یہاں متعہ کیلئے کوئی عدد شرط نہیں ہے جیسا کہ ' فروع الکافی ' ' التہذیب ' اور ' الاستبصار ' میں زرارہ سے مروی ہے وہ ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان سے متعہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا متعہ چار عورتوں سے کی جانی چاھیئے تو انھوں نے کہا کہ ہزار عورتوں سے متعہ کرو؛اسلئے کہ یہ سب کرایہ کی عورتیں ہیں، اور محمد بن مسلم سے مروی ہے وہ ابو جعفر سے رویت کرتے ہیں کہ انہوں نے متعہ کے بارے فرمایا کہ اس میں چار کی تحدید وتعیین نہیں ہے اسلئے کہ انہیں طلاق نہیں دیجاتی اور نہ ہی وہ وارث ہوتی ہیں وہ تو کرایہ پر ہوتی ہیں [(2)]

یہ سب کیسے ہوسکتا ہے جبکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے ' وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ (5) إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ (6) فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ (7)"[(3)] ان آیات میں کامیاب اہل ایمان کی صفات گنائی جارہی ہیں ترجمہ : وہ اہل ایمان کامیاب ہیں جو اپنی شرمگاہ ہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

---

[1] تفسیر منہاج الصادقین / ملا فتح اللہ الکاستانی ۲ / ۴۹۲ ، ۴۹۳

(2) الفروع من الکافی /2 / 43 - التہذیب 2 / 188 -

(3) سورة المومنون 5 – 7 -

بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے یقینا ان میں یہ ملامت زدہ نہیں ہیں ، جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ ان آیات کریمہ سے صرف دو ہی چیزوں کے مباح ہونے کا ثبوت ملتا ہے ایک بیوی دوسری لونڈی ،علاوہ ازیں تمام طریقے حرام ہیں اور متعہ والی عورت کرایہ کی ہوتی ہے نہ وہ وراثت کی حقدار ہوتی ہے نہ ہی اس کے لئے طلاق ہے اسلئے وہ بیوی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ زانیہ ہے العیاذ باللہ ۔

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن جبرین فرماتے ہیں کہ رافضہ متعہ کے مباح ہونے کا استدلال سورہ النساء کی اس آیت سے کرتے ہیں{ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا }(1)اس سے پہلی والی آیت میں ان عورتوں کا تذکرہ ہے جن سے نکاح حرام ہے اسی سے متضمن اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ "اور حرام کی گئی ہیں شوہر والی عورتیں مگر وہ جو تمہاری ملکیت میں آجائیں ۔اللہ تعالی نے یہ احکام تم پر فرض کردئیے ہیں اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو،تو برے کام سے بچنے کیلئے، نہ کہ شہوت رانی کیلئے تم نکاح کرلو ۔ اور جن سے تم نکاح کرو فائدہ اٹھاو انہیں انکا مقرر کیا ہوا مہر دیدو اور مہر مقرر ہوجانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کرلو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ۔

---

(1) النساء 24 ۔

جواب : اس آیت سے پہلے مذکورہ تمام آیتیں نکاح کے سلسلے میں ہیں چنانچہ اللہ تعالی کے قول ' { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا }(19)} سے { وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ }(20) اور پھر { حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ --} (23) } تک تمام آیات کا تعلق نکاح سے ہے اور جب ان عورتوں کا تذکرہ مکمل ہو گیا جن سے نسب یا سبب کی وجہ سے نکاح حرام ہے ۔ پھر اللہ تعالی نے فرمایا : {وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكُمْ }یعنی مذکورہ عورتوں کے سوا باقی ماندہ عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں اگر تم ان سے استمتاع اور وطی حلال کے لئے نکاح کرنا چاہتے ہو تو انہیں انکے مقرر کردہ مہر ادا کردو،اور اگر وہ مقرر کردہ مہر میں سے کچھ چھوڑ دیں اپنی خوشی سے تو اس میں تم پر کوئی حرج و گناہ نہیں ۔ جمہور صحابہ اور انکے بعد کے لوگوں نے آیت کی یہی تفسیر کی ہے ۔[1] اتنا ہی نہیں بلکہ رافضہ کے یہاں عورت کے دبر [سرین] میں بھی وطی کرنا جائز ہے جیسا کہ کتاب ' الاستبصار ' میں علی بن الحکم سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے صفوان کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رضا سے کہا کہ تمہارے غلاموں میں سے ایک غلام نے مجھ سے کہا کہ میں آپ سے ایک سوال پوچھوں جسے وہ خوف اور شرم وحیا کیوجہ سے نہیں پوچھ سکتا

---

(1) شیخ عبد اللہ بن جبرین [رفعہ اللہ درجتہ] فرماتے ہیں کہ متعہ کی حرمت کی دلیل سنت سے ربیع بن سیرہ الجہنی کی حدیث ہے کہ انکے والد محترم نے ان سے بیان کیا کہ وہ نبی اکرم ص کے ساتھ تھے آپ ص نے فرمایا کہ اے لوگوں میں نے تمہیں عورتوں سے استمتاع کی اجازت دی تھی جسے اب اللہ نے قیانت تک کے لئے حرام کردیا ہے پس جس شخص کے پاس متعہ کی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو اسے وہ چھوڑ دے اور اسے دی ہوئی اجرت میں سے کچھ واپس نہ لے ۔ مسلم رقم / 1406 ۔

ہے انہوں نے کہا کہ بتاو سوال کیا ہے ؟ انہوں نے کہا کہ کیا عورت کے دبر میں آدمی وطی کرسکتا ہے رضا نے جواب دیا کہ ہاں کرسکتا ہے یہ اسکا حق ہے ۔[1]

نجف وکربلا کے بارے میں رافضہ کا عقیدہ اور اسکی زیارت کی فضیلت

شیعہ اپنے ائمہ کی قبور خواہ وہ حقیقی ہوں یا فرضی مقدس حرم مانتے ہیں اسی لئے انکے یہاں کوفہ کربلا اور قم سب حرم ہیں ۔

اور وہ الصادق سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کا حرم مکہ ہے رسول کا حرم مدینہ ہے اور امیر المومنین کا حرم کوفہ ہے اور ہمارا حرم قم ہے ۔

کربلا انکے نزدیک کعبہ سے افضل ہے جیسا کہ کتاب البحار میں ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ اللہ تعالی نے کعبہ کے پاس وحی کی کہ اگر کربلا کی تربت نہ ہوتی تو تجھے کوئی فضیلت حاصل نہ ہوتی ۔

اور اگر وہ شخص نہ ہوتا جسے کربلا کی سرزمین نے ضم کیا ہوا ہے تو تیری تخلیق میں نہ کرتا ۔ اور اس گھر کو بھی پیدا نہ کرتا جس پر کہ فخر ہے ۔اسلئے چپ چاپ اپنی جگہ پر رہو اور سراپا گنہگار بنکر عاجزی وانکساری اور سہل پسندی کے ساتھ رہو اور کربلا کی سرزمین کے آگے غرور وگھمنڈ اور تکبر نہ کرو ۔ورنہ میں تم سے ناراض ہوجانگا اور تمہیں جہنم میں پھینک دونگا۔[2] بلکہ رافضہ کربلا

---

(1) الاستبصار / 3 / 243 ۔
(2) کتاب البحار / 10 – 102 ۔

میں واقع حسین کی قبر کی زیارت کو حج بیت اللہ سے افضل سمجھتے ہیں۔

المجلسی اپنی کتاب بحار الانوار میں بشیر الدھان سے نقل کرتا ہے " میں نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے کہا " ہو سکتا ہے کہ حج مجه سے چھوٹ جائے تو کیا میں یوم عرفہ قبر حسین کے پاس گزاروں؟ ابو عبداللہ نے فرمایا : بہت خوب اے بشیر جو کوئی مومن قبر حسین پر اس کے حق کو پہچانتے ہوئے عید کے علاوہ کسی دن آیا اسے دس مقبول حج اور بیس مبرور مقبول عمروں کا ثواب اور نبی یا امام عادل کے ساته بیس غزوات میں شرکت کرنے کا ثواب ملے گا۔

اور جو قبر حسین پر یوم عرفہ کو اس کے حق کو پہچانتے ہوئے آیا اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار مقبول و مبرور حج اور ایک ہزار مقبول مبرور عمروں اور نبی یا امام عادل کے ساته ایک ہزار غزوات میں شرکت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اسی کتاب میں آیا ہے کہ حسین کی قبر کی زیارت کرنے والے پاک لوگ ہیں اور یوم عرفہ کو عرفات میں وقوف کرنے والے اولاد زنا (حرامی) ہیں۔ (اللہ کی پناہ)

علی ابن اسباط ابو عبداللہ سے (مرفوعا) نقل کرتا ہے " اللہ تعالیٰ یوم عرفہ کی رات کو زائرین قبر حسین کو دیکھتا ہے۔ میں (علی بن اسباط) نے کہا کہ کیا عرفات میں وقوف کرنے والوں سے پہلے انہیں دیکھتا ہے۔ ابی عبداللہ نے فرمایا " ہاں "۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ فرمایا " چونکہ ان اہل عرفات میں کچه لوگ اولاد زنا ہیں جبکہ ان

زائرین قبر حسین میں کوئی بھی زنا کی اولاد نہیں ہے [1]۔"

بلکہ علی السیستانی جو کہ شیعوں کا مرجع ہے اپنی کتاب منہاج الصالحین میں مشاہد کے پاس نماز کو مسجد میں نماز سے افضل قرار دیتا ہے۔ السیستانی مسالۃ نمبر ۵۶۲ میں کہتا ہے " آئمہ علیہ السلام کے مشاہد کے پاس نماز پڑھنا مستجب ہے بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ مشاہد آئمہ کے پاس نماز مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ ایک روایت میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس نماز دو لاکھ درجہ افضل ہے[2]۔

رافضہ کے شیخ عباس الکاستانی نے اپنی کتاب "مصابیح الجنان" میں کربلا کے حوالے سے غلو میں حد درجہ مبالغہ سے کام لیا ہے۔ الکاستانی کہتا ہے " اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ارض کربلا اسلام میں مقدس ترین جگہ ہے۔ (اس حوالے سے) نصوص واردہ میں جو اہمیت اور شرف اسے حاصل ہے کسی اور جگہ کو نہیں۔ پس وہ اللہ کی مقدس و مبارک اور متواضح سر زمین ہے اور کربلا اللہ کی پسندیدہ زمین اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اور امن والا حرم ہے۔ کربلا ان جگھوں میں سے ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی عبادت اور دعا کے لئے پسند کرتے ہیں۔کربلا اللہ کی زمین جس کی مٹی میں شفا ہے۔ مذکورہ اوصاف اور اس جیسی خوبیاں صرف کربلا کے ساتھ خاص ہیں اور کسی سر زمین میں نہیں پائی جاتیں حتیٰ

---

[1] بحار الانوار / المجلسی ۸۵ / ۹۸

[2] منہاج الصالحین / السیستانی ۱ / ۱۸۷

کہ کعبہ میں بھی یہ صفات نہیں پائی جاتیں[1]۔

محمد نعمان المفید نے اپنی کتاب المزار میں مسجد کوفہ کے فضائل میں ابی جعفر الباقر سے نقل کیا ہے " اگر لوگوں کو مسجد کوفہ کے ثواب کا پتہ چل جائے تو اس کے لئے دور دراز سے سفر کر کے آنے والے کے لئے سواری اور زاد کی تیاری کریں گے ، بے شک فرض نماز اس مسجد میں ادا کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے اور نفل نمازوں کا ثواب عمرہ کے برابر ہے[2]۔"

اور محمد نعمان المفید کی کتاب ' المزار ' کے باب " القول عند الوقوف علی الحدث" میں ہے کہ حسین کی زیارت کرنے والا اپنے دائیں ہاتھ سے اشارہ کرے اور اس پر پڑھی جانے والی لمبی دعا میں یہ کہے :' کہ مین آپ کی زیارت کی غرض سے حاضر ہوا ہوں اور آپکی طرف ہجرت میں ثابت قدمی کا طالب ہوں مجھے یقین ہے کی اللہ تعالی آپکی وجہ سے حزن وملال دور کرتا ہے اور رحمت کا نزول فرماتا ہے اور آپکی وجہ سے زمین کو گرفت میں لئے ہوے ہے کہ وہ اپنے فرزندان کو لیکر غوطہ زن نہیں ہو پائی ہے اور آپکے صدقے پہاڑوں کو جمایا ہوا ہے ۔اے میرے آقا میں آ پکے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی ضرورت کو بر لانے اور گناہوں کی بخشش کے لئے متوجہ ہوں ۔

---

[1] مصابیح الجنان / عباس الکاستانی ٣٦٠

[2] کتاب المزار / شیخ المفید ٩٩

اور کوفہ کی فضیلت کے بارے میں کتاب المزار کے اندر جعفر الصادق سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ اور اسکے حرم کے بعد سب سے افضل جگہ کوفہ ہے اس لئے کہ وہ بہت ہی مقدس اور متبرک جگہ ہے وہاں انبیاء اور رسل اور سچے اوصیاء کی قبریں ہیں-وہی پر اللہ کا انصاف قائم ہوگا اور وہی پر ایک امام قائم کا ظہور ہوگا پھر اسکے بعد اور بہی ائمہ قوام آئیں گے اور یہ انبیاء وصلحاء اور اوصیاء کی منزل ہوگی [1]

دیکھئے بھائیو : کس طرح یہ لوگ شرک میں ملوث ہیں کس طرح غیر اللہ سے قضاء حاجت کی دعا کر رہے ہیں اور اپنے ہی جیسے انسانوں سے گناہوں کے مغفرت کی دعا کر رہے ہیں جبکہ یہ سب ناممکن ہے اسلئے کہ اللہ کا فرمان ہے " { وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ } [2]" گناہوں کو صرف اللہ ہی بخش سکتا ہے ـنعوذ باللہ من الشرک۔

رافضہ اور اہل سنت کے ما بین اختلاف کے اسباب و وجوہ

مولانا نظام الدین محمد الاعظمی اپنی کتاب " الشیعہ والمتعہ ' کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں کہ ' ہمارے اور رافضہ کے مابین جو اختلاف ہیں وہ اختلافات صرف فقہی وفروعی اختلاف پر ہی مرتکز نہیں ہیں جیسے کہ صرف متعہ کا مسئلہ ہو، ہرگز نہیں؛ اسلئے کہ ایک اصل میں اختلاف کے پائے جانے سے مختلف اصول میں اختلاف کا پایا جانا بدیہی ہے۔ البتہ عقیدہ میں جو اختلافات ہیں وہ مندرجہ ذیل نقاط پر مشتمل

---

(1) کتاب المزار / محمد نعمان الملقب بالشیخ المفید / ص / 99 ۔
(2) سورة آل عمران / 135 ۔

ہیں ۔

1. رافضہ کا بیان ہے کہ قرآن محرف اور ناقص ہے ۔

اور ہم کہتے ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام اور کامل اور مکمل ہے اس میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہے ابتک قرآن میں کسی قسم کا کوئی رد وبدل اور نقص نہیں ہوا ہے اور جب تک اللہ تعالی اس روئے زمین اور اس پر بسنے والی مخلوقات کا مالک رہیگا اس وقت تک کوئی ردوبدل نہیں ہوسکتا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے { إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ }[1] ترجمہ

2. رافضہ کیتے ہیں کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد آپکے چند صحابہ کو چھوڑ کر باقی سب مرتد ہو کر اپنی پرانی روش پر لوٹ گئے تھے، اور انہوں نے امانت ودیانت میں خیانت کی تھی خاص طور پر خلفاء ثلاثہ، الصدیق، الفاروق اور ذو النورین؛ اس لئے رافضہ انہیں دیگر لوگوں سے زیادہ گمراہ ،بے راہ روا اور کافر سمجھتے ہیں ۔

ہم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انبیاء علیہ السلام کے بعد سب سے افضل انسان ہیں اور وہ سب کے سب انصاف پرور ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمدا وقصدا جھوٹ نہیں بول سکتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کر نقل کرنے میں قابل اعتماد اور ثقہ ہیں ۔

3. رافضہ کا کہنا ہے کہ انکے بارہ امام ہیں اور سب کے سب معصوم ہیں ،وہ

---

(1) سورة الحجر / 9 ۔

علم غیب سے واقف ہیں نیز وہ تمام علوم جو انبیاء اور رسل اور فرشتوں کیطرف صادر ہوتے ہیں اسے بھی جانتے ہیں جو کچھ ہو چکا ہے اور ہونے والا ہے سب انکے علم میں ہے کوئی بھی چیز ان سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ وہ دنیا کی تمام لغات و زبانیں بھی جانتے ہیں اور پوری روئے زمین انہیں کے لئے ہے ۔

اور ہم کہتے ہیں کہ وہ دیگر انسانوں کی طرح انسان ہیں ان میں کوئی فرق نہیں، ان میں فقہاء علماء اور خلفاء ہیں لیکن ہم انکی طرف وہ باتیں منسوب نہیں کرتے جنکا وہ اپنے لئے دعوی نہیں کرتے بلکہ وہ اس سے منع کرتے ہیں اور براءت کا اظہار کرتے ہیں ۔[1]

یوم عاشورہ اور رافضہ

رافضہ ہر سال محرم کے پہلے عشرہ میں محافل و مجالس اور نوحہ وماتم کا اہتمام کرتے ہیں سڑکوں اور عام میدانوں میں مظاہرتے کرتے ہیں۔ شہادت حسین کی یاد گار میں حزن وملال کے اظہار کے لئے سیاہ پوشاک زیب تن کرتے ہیں اور ان تما چیزوں کو اہم عبادت سمجھتے ہیں۔ ساتھ ہی چہرہ نوچنا اور سینہ کوبی کرنا کندھوں اور پٹھوں پر ضرب لگانا، کپڑے پھاڑنا رونا اور یا حسین یا حسین کے نعرے لگانا ان کا شعار ہے خاص طور سے یہ تمام کام ہر محرم کی دسویں تاریخ کو کرتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ ان ممالک میں جہاں رافضہ آباد ہیں جیسے ایران وغیرہ وہاں پر خود وہ اپنے اوپر

---

(1) مقدمہ نظام الدین محمد الاعظمی لکتاب الشیعہ والمتعہ / ص / 6 ۔

تلواروں اور زنجیروں سے ضرب لگاتے ہیں ۔

اور انکے شیوخ انکے اس کامیڈی پر جو کہ دیگر امتوں کے لئے ہنس ومزاخ کا ذریعہ ہے انہیں داد شجاعت دیتے ہیں ایک مرتبہ محمد حسن آل کاشف الغطاء جو کہ رافضہ کے ھاں مرجع خیال کیا جاتا ہے اس سے پوچھا گیا کہ اس امت کے لوگ جو سینہ کوبی کرتے ہیں اور چہرہ نوچتے اور پیٹتے ہیں اس میں اسکا کیا خیال ہے ؟ اس نے جواب دیا کہ یہ اللہ تعالی کے شعائر کی تعظیم ہے ۔ {وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ }[1] ' اللہ کی نشانیوں کی جو عزت و تعظیم کرتے ہیں یہ ان کے دلوں کی پرہیزگاری کی دلیل ہے ۔[2]

بیعت کے سلسلے میں رافضہ کا عقیدہ

شیعہ رافضی حکومت کے علاوہ تمام حکومتوں کو باطل قرار دیتے ہیں چنانچہ ' الکافی بشرح المازندانی اور الغیبہ للنعمانی ' میں جعفر سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ ' کل رایۃ ترفع قبل رایۃ القائم مھدی الرافضہ صاحبہا طاغوت '[3]

رافضہ کے مہدی "القائم" کے علم سے پہلے جو بھی علم بلند کیا جائے اس کے

---

(1) الحج / 32 ۔

(2) اس کامیڈی کا وہ ہر سال اہتمام کرتےہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث [۱۰۳] میں چہرہ پیٹنے کپڑے پھاڑنے وغیرہ سے منع فرمایا ہے لیکن رافضہ اللہ انہیں رسوا کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو دیوار پر مارتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہ تمام فرقوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والا فرقہ ہے۔

(3) الکافی بشرح المازندانی اور الغیبہ للنعمانی / 12 / 321۔ وانظر کتاب البحار / 25 / 113 ۔

بلندکرنےوالا طاغوت ہے اور جو حاکم اللہ کی طرف سے نہ ہو اسکی اطاعت صرف تقیہ کے طور پر ہوگی، اسلئے کہ اسکی اطاعت جائز نہیں ہے، بلکہ وہ ظالم وجابر اور امامت کے قابل نہیں ہے۔ رافضہ مذکورہ تمام اوصاف کا اطلاق اپنے اماموں کو چھوڑ کر تمام مسلمین حکام پر کرتے ہیں جن میں سر فہرست خلفاء راشدین ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ہیں ۔

رافضی المجلسی جو کہ انکا ایک گمراہ کن شیخ اور بحار الانوار کا مؤلف ہے خلفاء راشدین ثلاثہ کے بارے میں لب کشا ہے " إنهم لم يكونوا إلا غاصبين جائرين مرتدين عن الدين لعنة الله عليهم وعلى من تبعهم في ظلم أهل البيت من الأولين والآخرين " [1] کہ وہ سب کے سب غاصب اور ظالم اور دین سے مرتد تھے، ان پر اور اولین وآخرین میں جو اهل بیت کے ظلم میں انکی اتباع پر ہیں سب پر اللہ کی لعنت ہو ۔

یہ فرمان ہے انکے امام المجلسی کا جسکی کتاب حدیث کے اهم بنیادی مصادر میں شمار ہوتی ہے،ان لوگوں کے بارے میں جو انبیاء ورسل علیهم الصلاۃ والسلام کے بعد امت کے سب افضل لوگ ہیں۔ مسلمان خلفاء کے بارے میں اپنے بنائے ہوئے اصول کی بناء پر وہ ان تمام لوگوں کو طاغوت اور ظالم شمار کرتے ہیں جو انکے ساتھ تعاون کرتے ہیں ۔

چنانچہ کلینی نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن حنظلہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا:" کہ میں ابو عبد اللہ سے اپنے ان دو ساتھیوں کے بارے میں پوچھا جنکے مابین قرض یا میراث کے بارے میں جھگڑا وتنازعہ تھا اور ان دونوں نے اپنا

---

(1) کتاب البحار / 4 / 385 -

معاملہ حاکم وقت کے پاس یا موجودۃ عدالت میں پیش کیا کہ کیا ایسا کرنا حلال اور درست ہے ؟ اس پر انہوں نے جواباً فرمایا : جس نے حق یا باطل کا معاملہ انکے سپرد کیا گویا کہ اس نے اپنا معاملہ طاغوت کے حوالہ کیا اور جو فیصلہ اس کے لئے انکی طرف سے ہوگا اسکا لینا اسکے لئے حرام ہے اگرچہ اسکے لئے حق اور ثابت ہو اسلیئے کہ اس پر طاغوت کا حکم ہے ۔[1]

خمینی[اللہ اسے برباد کرے] اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ' آئمہ خود ایسے سلاطین و قضاۃ کیطرف معاملہ لے جانے سے منع کرتے ہیں اور معاملات میں انکی طرف رجوع کو طاغوت کی طرف رجوع کرنے سے تعبیر کرتے ہیں [2]کتاب " التقیہ فی فقہ اہل البیت " کی نویں فصل میں جہاد کے موقع پر تقیہ کا ذکر کرتے ہوئے آیا ہے (وہ جو کچھ سماحۃ الشیخ آیہ اللہ مسلم الدواری نے ظالم حاکم کے ساتہ کام کرنے کے حوالے سے جو تحقیق کی ہے اس کی تائید میں آیا ہے اور ظالم حاکم سے مراد سنی حاکم ہے) ۔

مولف لکھتا ہے " حاکم کے ساتہ کسی کام میں شامل ہونے کی تین قسمیں ہیں۔ کبھی کبھار اس نیت سے کہ مومنین [3] کی مشکلات دور کی جائیں اور ان کی حاجات اور ضروریات کو پورا کیا جائے۔ اس حالت میں حاکم کے ساتہ کام کرنا مستجب ہے۔ عموماً کام کرنے پر ابھارنے والی روایات بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔ کبھی کبھار انسان اپنے معاشی حالات سنوارنے اور آسانی کے لئے (حاکم کی اطاعت کرتے ہوئے

---

(1) الکافی للکلینی / 1 /62 ۔ التہذیب / 6 / 301 ۔ من لا یحضرہ الفقیہ / 3 / 5 ۔
(2) الحکومات الاسلامیہ / 24 ۔
[3] مومنین سے مراد اہل تشیع ہیں۔ رافضہ اپنے آپ کو مومنین کہتے ہیں۔

) کام کرتا ہے۔ یہ صورت کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

ایسی صورت میں اگر مومنین (الشیعہ) کے ساتھ بھلائی کرے اور ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کوششیں کرے تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا۔ گزشتہ چند روایات میں بھی اس کے جائز ہونے کو مومنین کے ساتھ احسان اور ان کی مشکلات کو کم کرنے کے ساتھ مشروط ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

کبھی کبھار انسان اپنی حوائج ضروریہ (بنیادی ضروریات) کے حصول کے پیش نظر کوئی کام کرتا ہے تاکہ اپنی روزی روٹی کا انتظام کر سکے۔ ایسی صورت میں ظالم حاکم کے ساتھ کام کرنا جائز ہے[1]۔

مسلمان بھائیو ! آپ نے دیکھا کہ کس طرح شیعہ حضرات اہلسنت والجماعت کو ظالم سمجھتے ہیں اور کس طرح وہ سنی حکام کے ساتھ کام کرنے کو بہت شرائط کے ساتھ مشروط کرتے ہیں جن میں اہم شرط یہ ہے کہ اس کام سے شیعہ عوام کو فائدہ پہنچے۔ ایسی صورت میں وہ کام جائز ہو جائے ا اور یہ بات تو سب کے مشاہدے میں ہے کہ رافضہ رافضی حکومتوں ہی کی اطاعت کرتے ہیں اور جہاں بھی کام کرتے ہیں وہاں اپنے لوگوں کو پکا کرتے ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ سنی لوگوں کو وہاں سے دور کیا جائے تاکہ تمام چیزوں پر ان کا مکمل کنٹرول ہو۔ اللہ تعالٰی مسلمانوں کو ان کے شر سے بچائے۔

---

[1] کتاب التقیہ فی فقہ اہل البیت ، رقریر الابحاث سماحۃ آیۃ اللہ مسلم الدواری ۲ / ۱۵۳

اہلسنت اور رافضہ کے درمیان قربت اور ہم آہنگی پیدا کرنے کا حکم

قارئین کرام : میں یہاں پر دکتور ناصر القفاری کے ان مضامین میں سے جنہیں انہوں نے اپنی کتاب ' مسئلۃ التقریب " میں نقل کیا ہے، ساتواں مضمون ذکر کرنا کافی سمجھتا ہوں دکتور حفظہ اللہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں :

' ان لوگوں کے ساتھ قربت اور ہم آہنگی کیسے ممکن ہے جو قرآن پر اعتراض کرتے ہیں اور اس میں تاویل کرتے ہیں اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن کے بعد انکے آئمہ پر آسمانی کتابیں نازل ہوتی ہیں [1]وہ امامت کو نبوت سے تعبیر کرتے ہیں بلکہ ائمہ کو نبی کے برابر یا اس سے افضل قرار دیتے ہیں اور توحید الوہیت جو تمام انبیاء کی دعوت کا محور ہے اسکی بے جا تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے مراد ائمہ کی اطاعت ہے اور اللہ کے ساتھ شرک یہ ہے کہ انکے ساتھ کسی اور کی اطاعت کی جائے اور رسول اللہ کے افضل ترین صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں ۔اور تین چار یا سات صحابہ کرام حسب اختلاف روایات کے علاوہ تمام صحابہ پر مرتد ہونے کا حکم لگاتے ہیں۔ اور امامت و عصمت اور تقیہ کے عقائد نیز رجعت و غیبیت اور براءت کے قائل ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی جماعت سے یکسر الگ ہوچکے

---

(1) قارئین کرام :اس رسالہ کے آخر میں ایک ایسی سورت ملاحظہ فرمائے جس کے بارے میں رافضہ کہتے ہیں کہ وہ قرآن سے حذف کردی گئی ہے اور وہ سورت ' الولایہ ' ہے جو رافضی نوری الطبرسی کی کتاب ' فصل الخطاب ' سے نقل کی گئی ہے – جبکہ یہ اللہ پر جھوٹ اور رد ہے اسلئے کہ اس نے اپنی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے {إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} ہم نے اسے نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنے والے ہیں ' کیا ایسے عقائد رکھنے والے رافضہ کے کفر کے بارے میں کوئی ہوشمند شخص متذبذب ہوگا ۔

ہیں ۔[1]

رافضہ کے بارے میں ائمہ سلف وخلف کے اقوال:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ' رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ ' فرماتے ہیں کہ " اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رافضہ تمام جماعتوں میں سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والی جماعت ہے اور جھوٹ بولنا ان میں قدیم ہے ۔اسی لئے ائمہ اسلام ان سے ان کے جھوٹ کیوجہ سے امتیازی معاملہ رکھتے ہیں ۔

اشہب ابن عبد العزیز کا بیان ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ سے رافضہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا "کہ ان سے بات نہ کرو اور نہ ہی ان سے روایت کرو اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ صحابہ کرام کو گالی دیں انکا اسلام میں کوئی نام نہیں ، یا فرمایا کہ ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں "۔

ابن کثیر اللہ تعالی کے اس قول کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں { مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا} [2]

---

(1) مسئلۃ التقریب دکتور ناصر القفاری حفظہ اللہ ونفع المسلمین بما کتب /2 / 302 ۔

(2) الفتح /(29)۔

اس آیت سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت کے مطابق ان رافضہ کی تکفیر کا استنباط کیا ہے جو صحابہ سے بغض رکھتے ہیں، امام مالک فرماتے ہیں : "رافضہ صحابہ سے بغض رکھتے ہیں اور جو صحابہ سے بغض وعداوت رکھے وہ اس آیت کی بنیاد پر کافر ہے " ۔

امام قرطبی فرماتے ہیں : کہ' جو کچھ امام مالک نے فرمایا ہے بہت اچھا اور بالکل درست فرمایا ہے۔ پس جو شخص صحابہ میں سے کسی کی تنقیص کریگا یا لعن وطعن سے کام لے گا گویا کہ اس نے اللہ پر رد کیا اور مسلمانوں کی شریعت کو باطل قرار دیا ۔[1]

ابو حاتم فرماتے ہیں کہ ہم سے حرملہ نے بیان کیا کہ میں نے شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے وہ فرمارہے تھے کہ "میں نے رافضہ سے زیادہ جھوٹی گواہی دینے والا کسی اور کو نہیں دیکھا " ۔

اور مومل بن اہاب فرماتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ "ہر صاحب بدعت کی بات لکھی جاسکتی ہے جب تک کہ وہ اپنی بدعت کی طرف دعوت نہ دے رہا ہو سوائے رافضہ کے اسلئے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں" ۔

محمد بن سعید الاصبہانی فرماتے ہیں کہ میں نے شریک کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوائے رافضہ کے ہر اس شخص سے علم حاصل کرو جس سے تمہاری ملاقات ہو۔

---

(1) اصول مذہب الشیعہ الامامیہ الاثناعشریہ / د ناصر القفاری 3 / 1250 ۔

رافضہ سے اس لئے علم حاصل نہ کرو کیونکہ وہ احادیث گھڑتے ہیں اور اسے دین سمجھتے ہیں۔ شریک سے مراد کوفہ کے قاضی شریک بن عبد اللہ ہیں ۔

اور معاویہ فرماتے ہیں کہ میں نے اعمش کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا ہے لوگ انہیں {رافضہ کو} کذاب ہی کہتے ہیں اس کی مراد مغیرہ بن سعید الرافضی الکذاب کے رفقاء ۔[1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ائمہ سلف کے اقوال پر تعلیقا فرماتے ہیں کہ رافضہ کی اصل بدعت زندقہ اور الحاد اور عمدا وقصدا جھوٹ بولنا ہے جو کہ ان میں بہت زیادہ ہے اور وہ اسے اپنے اس قول کی بنیاد پر درست مانتے ہیں کہ ' دیننا التقیہ ' ہمارا دین تقیہ ہے اور تقیہ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنی زبان سے وہ بات کہے جو کہ اس کے دل میں نہ ہو حالانکہ یہ تو سراسر جھوٹ اور نفاق ہے اور وہ اسی میں مستغرق ہیں۔ جیسا کہ عربی زبان کا مقولہ ہے

' ومتنی بدائھا وانسلت ' کہ مجھے اپنا مرض دیکر سرک گئی ۔

عبد اللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد محترم سے رافضہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ وہ جو ابوبکر وعمر پر سب وشتم کرتے ہیں۔

اور امام احمد سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان پر رحمت کی دعا کرو اور جو ان سے بغض وعداوت رکھتے ہیں ان سے براءت کردو ۔[1]

---

(1) منہاج السنہ لشیخ الاسلام بن تیمیہ رحمہ اللہ 1 / 59 – 60 - {۲} المصدر السابق 1 / 68 -

خلال نے ابو بکر المروزی سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو ابوبکر وعمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے انہوں نے فرمایا کہ میں اسے دائرہ اسلام میں ہی نہیں سمجھتا ۔[2]

خلال روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجھے حرب بن اسماعیل الکرمانی نے باخبر کیا وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے موسی بن ہارون بن زیاد نے فرمایا وہ کہتے ہیں کہ میں نےفریابی کو کہتے ہوئے سنا جب ایک آدمی ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھ رہا تھا جو ابوبکر کو گالی دے آیا وہ کافر ہے اور کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی ؟ فرمایا نہیں ۔[3]

ابن حزم نے اس وقت جب وہ نصاری سے مناظرہ کر رہے تھے اور نصاری رافضہ کی کتابیں ان پر رد کرنے کے لئے لاتے تھے فرمایا " رافضہ مسلمان نہیں ہیں ان کا قول دین پر حجت نہیں ہے بلکہ اس فرقے کا ظہور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پچیس سال بعد ہوا ہے۔ گویا کہ ان کا ظہور [اللہ انہیں برباد کرے] ان لوگوں کی دعوت قبول کرنے کی وجہ سے ہوا جو دین اسلام سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں، اور یہ ایک ایسی جماعت ہے جو کفر اور تکذیب میں یہود اور نصاری کے راستہ پر ہے۔[4]

ابو زرعہ الرازی فرماتے ہیں کہ 'جب دیکھو کہ کوئی شخص صحابہ میں سے کسی کی تنقیص و تحقیر کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ زندیق ہے ۔

---

(1) المسائل والرسائل المرویہ عن الامام احمد بن حنبل لعبد الالہ بن سلیمان الاحمد / 3 / 352۔
(2) السنۃ للخلال /3 / 493 ۔ اس میں امام احمد کی جانب سے رافضہ کے تکفیر کی وضاحت ہے ۔
(3) السنۃ للخلال / 3 / 499 ۔
(4) الفضل فی الملل والنحل لابن حزم / 2 / 78 ۔

اللجنۃ الدائمہ للافتاء بالمملکۃ العربیۃ السعودیۃ سے ایک سوال کیا گیا کہ سائل اور اسکے ساتھ ایک جماعت شمالی حدود میں عراقی مرکز کے قریب سکون پذیر ہے وہاں پر ایک اور جماعت جعفریہ کے مذہب پر ہے جنکا ذبیحہ بعض لوگ کھاتے ہیں اور بعض نہیں کھاتے ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ کیا ہمارے لئے انکا ذبیحہ حلال ہے اس حال میں کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنی آسانی اور پریشانی کے موقع پر علی حسن ،حسین اور دیگر سادات کو پکارتے ہیں تو لجنہ نے شیخ ابن باز کی صدارت میں شیخ عبد الرزاق العفیفی، شیخ عبد اللہ بن غدیان،شیخ عبد اللہ بن سعود ' جزاھم اللہ خیر الجزاء ' کے تعاون سے جواب دیا۔

جواب : الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وبعد :

اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سائل نے ذکر کیا ہے کہ جعفریہ کی وہ جماعت جو علی ، حسن ، حسین اور دیگر سادات کو پکارتے ہیں تو وہ مشرک اور اسلام سے مرتد ہیں۔ العیاذ باللہ۔ انکا ذبیحہ کھانا حلال نہیں ہے اسلئے کہ وہ مردار ہے اگر چہ وہ اس پر اللہ کا نام بھی لیتے ہوں ۔[1]

شیخ عبد اللہ بن عبدالرحمن الجبرین حفظہ اللہ سے ایک سوال کیا گیا جو کہ کچھ اسطرح تھا فضیلۃ الشیخ ": ہمارے شہر میں ایک رافضی قصائی ہے جس کے پاس اہل سنت کے لوگ اپنا ذبیحہ ذبح کروانے جاتے ہیں اسی طرح بعض ہوٹلوں والے بھی اس رافضی قصائی یا دیگر رافضہ قصائیوں سے تعلقات ومعاملات کرتے ہیں، تو ان سے

---

(1) فتاوی اللجنۃ الدائمہ للافتاء بالمملکۃ العربیۃ السعودیۃ / ص / 264 ۔

تعلقات اور معاملات کا کیا حکم ہے اور کیا ان کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام ؟ افتونا ماجورین واللہ ولی التوفیق۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

آپ نے جواب فرمایا "رافضی کا ذبح کرنا اور اس ذبیحہ کا کھانا حلال نہیں ہے، رافضہ کی اکثریت مشرک ہے وہ حضرت علی بن ابی طالب کو ہمیشہ تنگی اور آسودگی میں یہاں تک کہ عرفات اور طواف و سعی مِیں پکارتے رہتے ہیں، اور انکی اولاد و دیگر ائمۃ کو بھي پکارتے ہیں ۔جیسا کہ بارہا ہم نے انہیں ایسا کرتے سنا ہے اور یہ شرک اکبر اور اسلام سے ارتداد ہے،اور وہ اس پر قتل کے مستحق ہین۔

اسی طرح وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اوصاف میں بہی غلو کرتے ہیں اور انہیں ایسے اوصاف سے متصف کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالی کیلئے ہی درست اورمناسب ہیں – جیسا کہ ہم نے انہیں {رافضہ کو} عرفات میں سناہے – اور وہ اسکی وجہ سے یہ مرتد ہو جاتے ہیں، رافضہ کا کہنا ہے ہے کہ حضرت علی زمیں و آسمان میں تصرف کے مالک، غیب کے علم سے آگاہ، نفع ونقصان کے مالک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وغیرہ ہیں۔

اس طرح وہ قرآن پر اعتراض کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکہتے ہیں کہ صحابہ نے اس میں رد و بدل کرکے بہت ساری ایسی چیزیں حذف کردی ہیں جنکا تعلق اہل بیت سے اور انکے اعداء سے تھا؛ اس لئے وہ قرآن کی اقتداء نہیں کرتے اور نہ ہی اسے دلیل مانتے ہیں۔

جیسا کہ اکابر صحابہ خاص طور سے خلفاء ثلاثہ اور دیگر عشرہ مبشرہ امہات المومنین اور دوسرے مشاہیر صحابہ مثال کے طور پر حضرت انس،جابر ابوہریرہ رضی اللہ عنھم وغیرہ پر لعن وطعن کرتے ہیں اور انکی احادیث کو نہیں مانتے، اسلئے کہ یہ تمام انکے تصور وخیالات میں کفار ہیں۔ حتی کہ اہل بیت کے بارے میں جو احادیث صحیحین میں ہیں انکے علاوہ صحیحین کی دیگر احادیث پر عمل نہیں کرتے ہیں ۔بلکہ ایسی جھوٹی احادیث سے وابستہ رھتے ہیں کہ جن میں انکے خلاف کوئی دلیل نہ ھو ۔اسکے باوجود وہ منافقت کرتے ہیں اور زباں سے وہ باتیں نکاتے ہیں جو دل کی بات کے خلاف ھوتی ہے۔ اور وہ بات ظاھر کرتے ہیں جو دل میں چھپی ہوئی بات کے خلاف ھوتی ہے اور کہتے ہیں کہ جسکے پاس تقیہ نہ ہو اسکے پاس دین نہیں ہے اسلیئے انکی اخوت اور محبت کا دعوی قابل قبول نہیں ہے ۔نفاق انکا عقیدہ ہے۔ کفی اللہ شرھم وصلی اللہ محمد وآلہ وسلم۔[1]

نام نہاد سورۃ ولایت

یاایھا الذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلناھما یتلون علیکم آیاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم

اے ایمان والو نورین پر ایمان لاو،جنہیں ہم نے نازل فرمایا ہے جوتم پر میری آیات تلاوت کرتے ہیں اور بڑے دن کے عذاب سے خبردار کرتے ہیں -

---

[1] شیخ کا یہ فتوی اس وقت صادر ہوا تھا جبکہ رافضہ کے ساتھ تعامل کے بارے میں ۱۴۱۴ ہجری میں ان سے سوال کیا گیا تھا یہاں میں ایک تردد کو واضح کرتا چلوں کہ شیخ جبرین ہی نے صرف رافضہ کی تکفیر کا فتوی نہیں دیا ہے ۔ صحیح بات یہ ہے کہ ائمہ سلف سے لیکر ائمہ خلف تک تمام نے رافضہ کی تکفیر کی ہے ۔ اسلئے کہ ان حجت قائم ہوچکی ہے اور جہالت کا عذر ختم ہوچکا ہے۔

نوران بعضهما من بعض وانا السمیع العلیم ۔ نورین بعض بعض سے ہیں اور میں سننے جاننے والا ہوں۔

ان الذین یوفون و رسولہ فی آیات لہم جنات نعیم ۔
یقینا جو لوگ رسول سے کیا ہوا اپناوعدہ پورا کریں گے انکے لئے جنات نعیم ہے ۔
والذین کفروا من بعدما آمنوا بنقضهم میثاقهم وما عادهم الرسول علیہ یفضون فی الجهیم
اور اسی طرح جو لوگ ایمان کے بعد اپنے عهد وپیمان کو توڑ کر اور رسول سے کئے ہوئے وعدوں سے مکر کر کفر کا ارتکاب کریں گے وہ جہنم میں ڈال دئے جائیں گے .
ظلموا انفسم وعصوا الوحی الرسول اولئک یسقون من جهیم
ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور وصیت کردہ رسول کی نافرمانی کی انہی لوگوں کو کہولتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔
ان الله الذی نورالسموات والارض بما شاء و اصطفی من الملائکۃ وجعل من المومنین آولئک فی خلقہ یفعل الله ما یشاء لا الہ الا هو الرحمن الرحیم
یقینا اللہ تعالی نے زمین و آسمان جیسا چاہا منور کردیا اور فرشتوں میں سے جس سے چاہا اختیار کر لیااور انہیں مومن بنایا یہ سب اسکی مخلوق ہیں . اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کے سوا کوئی معبودنہیں وہ رحمن ورحیم ہے .
قد مکر الذین من قبلهم برسلهم فاخذهم بمکرهم إن أخذی ألیم شدید.
اس سے پہلے لوگوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکروفریب کیا اس نے انہیں انکے مکر کی وجہ سےگرفت میں لے لیایقینا میری گرفت بڑی دردناک ہے۔

{ ان الله قد اهلک عادا وثمودا بما کسبوا وجعلھم لکم تذکرة فلا تتقون }
الله تعالی نے عاد و ثمود کو انکے اعمال کی بناء پر ہلاک کر کے تمہارے لئے انہیں عبرت ویاد گار بنادیا پھر بھی تم ڈرتے کیوں نہیں ہو ۔

وفرعون بما طغی علی موسی واخیہ هارون اغرقته ومن معہ اجمعین .
میں نے فرعون اور اسکے تمام متبعین کو موسی اور انکے بھائی ہارون پر سرکشی کرنے کے جرم میں ڈبو کر ہلاک کردیا ۔
لیکون لکم آیۃ وان اکثرکم فاسقون
تاکہ تمہارے لئے نشانی ہو اور تم میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں ۔
ان الله يجمعهم في يوم الحشر فلا يستطيعون الجواب حين يسألون.
الله انہیں حشر کے دن جمع کریگا پس جب ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ جواب نہیں دے سکیں گے ۔
إن الجحيم ماواهم وان الله عليم حكيم.
جهنم انکا ٹھکانہ ہوگا اور الله تعالی علیم وحکیم ہے .
يأيها الرسول بلغ إنذاري فسوف يعلمون. اے رسول میرا ڈرانا ان تک پنہونچا وہ عنقریب جان لیں گے ۔

قد خسر الذين كانوا عن آياتي وحكمي معرضون   جو میری آیات اور حکم سے اعراض کرتے ہیں نقصان اور خسارہ میں ہیں ۔

مثل الذين يوفون بعهدك أني جزيتهم جنات النعيم .
جو لوگ تجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا کریں ہم انہیں بدلہ میں جنت نعیم عطا کریں گے ۔
إن الله لذو مغفرة وأجر عظيم اللہ تعالی بڑی مغفرت اور اجر عظیم والا ہے .
وإن عليا من المتقين . اور علی متقیوں میں سے ہیں.
وإنا لنوفيه حقه يوم الدين . اور ہم بروز جزا اسے اسکا پورا پورا حق دیں گے.
ما نحن عن ظلمه بغافلين ہم ان پر ہونے والے ظلم سے غافل نہیں .
وكرمناه على أهلك أجمعين. اور ہم نےآپ کے تمام اہل وعیال پر علی کو تکریم بخشی۔
فإنه وذريته لصابرون ۔ وہ اور انکی اولاد صبر والے ہیں ۔
وإن عدوهم إمام المجرمين ۔ اور انکا دشمن مجرموں کا امام ہے
قل للذين كفروا بعد ما آمنوا طلبتم زينة الحيوة الدنيا واستعجلتم بها ونسيتم ما وعدكم الله ورسوله ونقضتم العهد من بعد توكيدها وقد ضربنا لكم الأمثال لعلكم تهتدون .
ایمان کے بعد کفر کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ تم دنیوی زیب و زینت کے پیچھے لگ گئے اور اس سلسلئے میں تم نے جلدی مچادی اور اللہ اور اسکے رسول سے کیا ہوا وعدہ بھول گئے اور عہد وپیمان کی تاکید کے باوجود اسے تم نے توڑ ڈالا۔ ہم یہ مثالیں اسلئے بیان کرتے ہیں تاکہ تم ہدایت یاب ہوجاو ۔

يأيها الرسول قد أنزلنا إليك آيات بينات فيها من يتوفاه ومن يتوليه من بعدك يظهرون .

اے رسول ہم نے آپکی طرف واضح آیات نازل کردی ہیں کہ کون اسے پورا پورا خیال سے سنبھالے گا آپکے بعد ظاہر ہوجائے گا ۔

فأعرض عنهم إنهم معرضون ۔

ان سے اعراض کیجئے اسلئے کہ وہ اعراض کرنے والے ہیں ۔

إنا لهم محضرون۔

اور ہم انہیں حاضر کرنے والے ہیں ۔

في يوم لا يغني عنهم شيء ولا هم يرحمون۔ اس دن کہ جب کوئی چیزا نکے لئے کفایت نہ کریگی اور نہ ہی ان پر رحم کیا جائے گا ۔

إن لهم جهنم مقاما عنه لا يعدلون۔

جہنم انکا ٹھکانہ ہوگا جس سےوہ تجاوز نہ کریں گے ۔

فسبح باسم ربك وكن من الساجدين ۔

اپنے رب کی تسبیح بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں ہوجا۔

ولقد أرسلنا موسى وهارون بما استخلف فبغوا هارون،فصبر جميل فجعلنا منهم القردة والخنازير ولعناهم إلى يوم يبعثون ۔

ہم نے موسی اور ہارون کو خلیفہ بنا کر بھیجا تو ان لوگوں نے ہارون سے بغاوت کرلی۔ اور ہارون نے صبر جمیل سے کام لیا پس ہم نے انہیں بندر اور سور بنادیا اور قیامت تک ان پر لعنت برستی رہیگی ۔

فالصبر فسوف يبصرون ۔

آپ صبر کیجئے عنقریب وہ دیکھ لیں گے ۔

ولقد آتينا بك الحكم كالذين من قبلك من المرسلين ۔

پہلے رسولوں کے مانند ہم نے آپکو حکمت و نصیحت عطا فرمائی ۔

وجعلنا لك منهم وصيا لعلهم يرجعون ۔

اور ان میں سے ایک ولی عہد مقرر فرمایا ممکن ہے وہ واپس آجائیں ۔

ومن يتولى عن أمري فإني مرجعه فليتمتعوا بكفرهم قليلا فلا تسأل عن الناكثين ۔

اور جو میرے حکم سے اعراض کریگا [وہ جان لے] کہ اسکا مرجع میں ہی ہوں وہ اپنے کفر سے تھوڑا لطف اندوز ہو لیں، پس آپ عہد توڑنے والوں کے بارے میں نہ پوچھئیے ۔

"ياأيها الرسول قد جعلناك في إعناق الذين آمنوا عهدا فخذه وكن من الشاكرين"

اے رسول ہم نے آپکے لئے مومنین کی گردنوں میں ایک عہد ڈالدیا ہے اسے لیجئے اور شکر گذار بندوں میں ہوجائے ۔

"إن عليا قانتا بالليل ساجدا يحذر الآخرة ويرجو ثواب ربه قل هل يستوي الذين ظلموا وهم بعذابي يعلمون".

یقینا علی رات کو عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے ،آخرت سے ڈرنے اپنے رب کے ثواب کی امید کرنے والے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیا ظلم کرنے والے برابر ہوسکتے ہیں ،اور وہ میرے عذاب کو جان لیں گے۔

"سنجعل الأغلال في أعناقهم وهم على أعمالهم يندمون"

ہم انکے گلے میں طوق ڈال دیں گے وہ اپنے اعمال پر ندامت ظاہر کریں گے ۔

"إنا بشرناك بذريته الصالحين "۔ ہم تمہیں انکی نیک ذریت و اولاد کی بشارت دیتے ہیں۔

"وإنهم لأمرنا لا يخلفون"

اور وہ ہمارے حکم کے خلاف نہیں کریں گے ۔

"فعليهم مني صلوات ورحمة أحياء وأمواتا يوم يبعثون على الذين يبغون عليهم من بعدك غضبي إنهم قوم سوء خاسرين ".

انکے احیاء واموات پر میری رحمت ہو اور آپکے بعد جن لوگوں نے ان پر ظلم کیا بروز حشر ان پر غضب ہوگا اور وہ خسارہ پانے والے لوگ ہونگے ۔

"وعلى الذين سلكوا مسلكهم مني رحمة وهم في الفر قات آمنون والحمد لله رب العالمين"۔

اور جو انکے طریقے پر چلیں گے ان پر میری رحمت ہوگی اور وہ بالاخانوں میں مامون ہونگے اور تمام تعریفیں اللہ تعالی ہی کے لئے ہیں ۔[1]

فاطمہ کی نام نہاد تختی [لوحۃ فاطمۃ المزعومۃ]

"ھذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لمحمد نبیہ ونورہ وسفیرہ وحجابہ ودلیلہ نزل بہ الروح الامین من عند رب العالمین "

یہ کتاب اللہ عزیز حکیم کی جانب اسکے نبی نور سفیر اور اسکے حجاب ودلیل محمد کے لئے ہے جسے روح الامین اللہ کے پاس سے لیکر آئے ہیں ۔

"عظم یا محمد اسمائی واشکر نعمائی ولا تجحد آلائی "

اے محمد میرے اسماء کو بلند کیجئے میری نعمتوں کا شکر بجا لائیے ناشکری نہ کیجیئے ۔

"إنی انا اللہ لا إلہ إلا أنا قاصم الجبارین ومدیل المظلومین ودیان الدین إنی أنا اللہ لا إلہ

لا أنا فمن رجا غير فضلي أو خاف غير عدلي عذبته عذابا لا أعذبه أحدا من العالمين "

میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں متکبرین کی کمر توڑنے والا مظلوموں کی داد رسی کرنے والا انہیں فتح دینے والا اور دینداروں کو اسکا بدلہ دینے

---

(1) یہ سورۃ الولایۃ المزعومۃ کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریب کتاب رب الارباب سے ماخوذ ہے اسکی طباعت کا اعادہ اسلئے کیا گیا تاکہ پڑنے والوں کو یہ پتہ چلے کہ کسطرح یہ لوگ اللہ تعالی پر رد کرتے ہیں جس نے تغییر وتحریف سے اپنی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے ۔

والا ہوں میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جو میرے علاوہ کسی اور سے فضل کی امید رکھے گا اور کسی اور کے عدل سے خوف کھائے گا ایسے عذاب سے دوچار کروں گا جو اور کسی کو نہیں دونگا ۔

فإياي فاعبد وعلي فتوكل" پس میری ہی عبادت کرو اور مجھ پر ہی بھروسہ کرو

إني لم أبعث نبيا فأكملت أيامه وانقضت مدته إلا جعلته وصيا

میں نے جب کوئی مبعوث تو اسکا ٹائم مکمل ہونے سے اور مدت ختم ہونے سے پہلے اسکا ولی عہد مقرر کردیا ہے ۔

وإني فضلتك على الأنبياء وفضلت وصيتك على الأوصياء

میں نے آپ کو تمام انبیاء پر اور آپکے ولی عہد کو تمام اولیاء عہد پرفضیلت دی ہے ۔

"وأكرمتك بشيليك وسبطيك حسن وحسين فجعلت حسنا معدن علمي بعد انقضاء مدة أبيه"

میں نے آپ کو آپ کے دونوں عزیز اور نواسے حسن وحسین کیوجہ سے تکریم بخشی ہے اور حسن اور انکے والد کی مدۃ پوری ہونے کے بعد اپنے علم کا خزانہ بنادیا ہوں ۔

"وجعلت حسينا خازن وحيي وأكرمته بالشهادة وختمت له بالسعادة فهو أفضل من استشهد وأرفع الشهداء درجة "

اور حسین کو اپنی وحی کا خازن بنادیا اور شہادت کا شرف بخشا اور نیک بختی پر انکا خاتمہ ہوا وہ تمام شہداء میں سب سے افضل و اعلی مرتبے پر ہیں ۔

"جعلت كلمتي التامة معه وحجتي البالغة عنده "

میرے کلمات تامۃ انکے ساتھ ہیں اور میری حجت بالغہ انکے پاس ہے۔

"بعترته أثيب وأعاقب أولهم علي سيد العابدين وزين أوليائي الماضيين ،وابنه شبه جده المحمود محمد الباقر علمي والمعدن لحكمتي" .

انہیں کی اولاد کی وجہ سے جزا وسزادونگا، ان میں سب سے پہلے علی سید العابدین اور تمام گذشتہ اولیاء میں سب سے اچھے ہیں اور انکا بیٹا اپنے قابل تعریف دادا کے مشابہ ہے اور محمد الباقر میرے علم وحکمت کا خزانہ ہیں۔

سيهلك المرتابون في جعفر الرَاد عليه كالرَاد عليَ حق القول مني لأكرمنَ مثوى جعفر ولأسرته في أشياعه وأنصاره وأولياءه.

جعفر کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہوجائیں گے،ان پر رد کرنے والے گویا مجه پر رد کررہے ہیں میری طرف سے یہ بات حق ہوچکی ہے کہ میں ان کے ٹھکانے کو شرف بخشوں گا اور انہیں انکے اعوان وانصار اور اولیاء میں خوش رکھوں گا ۔

أتيحت بعده موسى فتنة عمياء حندس لأن خيط فرضي لا ينقطع حجتي لا تخفى وأن

أوليائي يسقون بالكأس الأوفى .

بعد ازاں موسی پر گھٹا ٹوپ فتنہ مقرر کردیا گیا اسلئیے کہ فرضی دھاگا کٹ نہیں

سکتا اور میری حجت چھپ نہیں سکتی اور یقینا میرے اولیاء چھلکتے جام پلائے جائیں گے ۔

من جحد واحد منهم فقد جحد نعمتي ومن غيَر آية من كتابي فقد افترى علي .

جس نے ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب سے کسی آیت میں تبدیلی کی اس نے مجھ پر بہتان وافتراء سے کام لیا ۔

رافضہ کا دعوی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت جبریل لوح فاطمہ کو لیکر حضرت فاطمہ کے پاس آئے تھے جبکہ حضرت علی پس پردہ چھپے ہوئے تھے. اور حضرت جبریل جو کچھ فاطمہ سے کہہ رہے تھے اسے یہ لکھ رہے تھے ۔" جیسا کہ کلینی نے اپنی کتاب الکافی1 \ 185- 186 میں ذکر کیا ہے. حالانکہ یہ واضح جھوٹ اور افتراء ہے اسلئے کہ وحی کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی منقطع ہوگیا تھا اس کے باوجود یہ جھوٹی تختی انکے نزدیک ایسے ہے جیسے کہ اہل سنت یہاں قرآن ہے ۔

دعاء صنمي قريش [1]

قریش کے دو بتوں کی دعا

اس سے مراد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر بد دعا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صلى الله محمحد وآل محمد أللهم العن صنمي قريش وجبتيهما وطاغوتيهما وإفكيها وابتيهما اللذين خالفا أمرك ،وأنكرا وصيك، وجحدا نعامك، وعصيا رسولك ،وقلبا دينك، وحرَفا كتابك، وأحبا أعداءك، وجحدا آلاءك وعطّلا أحكامك، وأبطلا فرائضك، وألحدا في آياتك، وعاديا أولياءك، ووااليا أعداءك وخربا بلادك، وأفسدا عبادك.

اے اللہ تو محمد اور انکے آل واولاد پر رحمت نازل فرما اور قریش کے دونوں بتوں ،جبتوں ،طاغوتوں، کنہگاروں، اور ان دونوں کی بیٹیوں پر لعنت فرما جنہوں نے تیرے حکم کی مخالفت کی اور وحی کا انکار کیا، تیری کتاب میں تحریف کیا، تیرے دشمنوں سے محبت کی اور تیری نعمتوں کا انکار کیا، تیرے احکام کو معطل قرار دیا، تیرے اولیاء سے دشمنی اور اعداء سے دوستی کی اور تیرے عباد و بلاد میں فساد برپا کیا۔

أللهم العنهما وأتباعهما وألياءهما وأشياعهما ومحبيهما فقد أخربا بيت النبوة، وردما بابه ونقضا سقفه، وألحقا سماءه بأرضه وعاليه بسافله، وظاهره بباطنه،واستأصلا أهله، وأبادا

(1) دعاء صنمی قریش [قریش کے دو بتوں] کا تذکرہ دوبارہ اسلئے لایا گیا ہے تاکہ قارئین کو پتہ چلے اور واضح ہوجائے کہ اس سے مراد ابوبکر وعمر وعائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہم کو لیتے ہیں ۔

أنصاره، وقتلا أطفاله، وأخليا منبره من وصيته ووارث علمه، وحجدا إمامته ،وأشركا بربهما، فعظم ذنبهما وخلدهما في سقر وما أدراك ما سقر لا تبقي ولا تذر.

اے اللہ تو ان دونوں پر ،انکے اولیاء واتباع پر ،انکے اعوان و أنصارپر لعنت برسا۔ انہوں نے نبوت کے گھر کو خراب کیا۔ اسکا دروازہ بند اور چھت کو توڑا، اسکی بلندی کو پستی میں بدل دیا ،اور ظاہر کو باطن کردیا ، اسکے اہل وعیال کی بیخ کنی کی اور اسکے أنصار و اعوان کو ہلاک وبرباد اور بچوں کو قتل کیا ، نیز اسکے منبر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی عہد اور وارث علم سے چھین لیا ۔اور اسکی امامت کا انکار کیا،اور دونوں نے اپنے رب کے ساتھ شرک کیا ۔اسلئے انکے گناہوں کو دوبالا کردے اور ہمیشہ کے لئے [سقر] جہنم ریسد کردے، اور سقر کیا ہے آپ کو کیا معلوم ،سقر وہ چیز ہے جس میں کوئی چیز باقی نہیں رہتی ۔

اللهم العنهم بعدد كل منكر أتوه ،وحق أخفوه، ومنبر علوه، ومؤمن أرجوه ، ومنافق ولوه، وولي آذوه ،وطريد أووه، وصادق طردوه، وكافر نصروه، وإمام قهروه، وفرض غيروه، وأثر أنكروه ،وشر آثروه، ودم أراقوه، وخير بدلوه،وكفر نصبوه وكذب دلسوه، وإرث نصبوه، وفيء اقتطعوه، وسحت أكلوه ،وخمس استحلوه ،وباطل أسسوه، وجور بسطوه، ونفاق أسروه، وغدر أضمروه، وظلم نشروه، ووعد أخلفوه، وأمانة خالفوه، وعهد نقضوه، وحلال حرموه ،حرام أحلوه، وبطن فتقوه ،وجنين أسقطوه، وضلع دقوه، وصك مزقوه، وشمل بددوه، وعزيز أذلوه، وذليل أعزوه، وحق منعوه، وكذب دلسوه ،وحكم قسبوه، وإمام خالفوه.

اے اللہ تو ان پر اسقدر لعنت بھیج جتنا کہ انہوں نے غلط کام کیے ہیں۔اسقدر جتنا کہ انہوں نے حق کو چھپایا ، جتنا وہ منبر پر کھڑے ہوئے ، جتنا انہوں نےمومنین کو پیچھے چھوڑا ہے جتنا منافقین کو والی مقرر کیا ، جتنا انہوں نے اولیاء کو تکلیف دی ،

جتنا انہوں نے جلاوطنوں کو پناہ دی، جتنے سچوں کو دھتکارہ ، جتنے کافروں کی انہوں نے مدد کی ، جتنے اماموں پر ظلم کیا ،جتنے فرائض کو تبدیل کیا ،جتنے آثار کا انکار کیا ، اور جتنی برائیوں کو ترجیح دی ، اور جتنا خون بہایا ہے اور جتنی بھلائیاں تبدیل کی ہیں اور جتنا کفر بلند کیا ہے اور جتنا جھوٹ گھڑا ہے اور جتنا مال وراثت غصب کیا،اور جتنا مال غنیمت اڑایا ، اور جتنا حرام کھایا ہے اور جتنا خمس حلال سمجھا ، اور جتنا باطل تعمیر کیا ہے اور جتنا ظلم وستم کیا اور جتنا نفاق کو گلے لگایا اور جتنا دجل وفریب دل میں چھپایا اور جتنا ظلم وستم کو فروغ دیا ہے اور جتنا وعدہ خلافی کی ہے اور جتنا امانت میں خیانت کی ہے اور جتنا عہد وپیمان توڑا ہے اور جتنا حلال کو حرام اور حرام کو حلال کیا ہے جتنا پیٹ کو چاک کیا ہے اور جتنے بچوں کو حمل سے گرایا ہے اور جتنی پسلیاں توڑی ہیں اور جتنے دستاویز چاک کئے ہیں اور جتنی جماعتوں میں رخنہ وتفرقہ ڈالا ہے اور جتنے عزیزوں کو ذلیل کیا ہے اور جتنے ذلیلوں کو عزت دی ہے اور جتنے حقوق کا انکار کیا ہے اور جتناجھوٹ گھڑا ہے اور جتنے احکام جاری کئے اور جتنے ائمہ کی مخالفت کی ہے۔

أللهم العنهم بعدد كل آية حرفوها، وفريضة تركوها، وسنة غيروها، وأحكام عطلوها، ورسوم قطعوها، ووصية بدلوها، وأمور ضيعوها، وبيعة نكثوها ،وشهادات كتموها،

ودعواء أبطلوها، وبينة أنكروها، وحلية أحدثوها ،وخيانة أوردوها، وعقبة أرتقوها، ودباب دحرجوها، وأزيان لزموها.

اے اللہ تو ان پر اتنی لعنت بھیج جتنی آیتوں میں انہوں نے تحریف کی ہے اور جتنے فرائض کو ترک کیا ہے جتنی سنتوں کو تبدیل کیا ہے جتنے احکام کو معطل کیا ہے

جتنی نصوص کو ختم کیا ہے جتنی وصیتیں تبدیل کردی ہیں جتنے امور ضائع کئے ہیں جتنی بیعت کو توڑا ہے جتنی گواہیاں چھپا رکھی ہیں،جتنے دعووں کو باطل قرار دیا ہے جتنے دلائل وبراہیں کا انکار کیا ہے، جتنا حیلہ سازی کی ہےاورجتنی سامان زینت اختیار کی ہے ۔

أللهم العنهم في مكنون السر وظاهر العلانية لعنا كثيرا أبدا دائما سرمدا لا انقطاع لعدده ولا نفاذ لأمده لعنا قيود أوله ولا ينقطع آخره لهم ولأعوانهم وأنصارهم ومحبيهم ومواليهم والمسلمين لهم والسائلين أليهم والناهقين بإحتجاجهم والناهضين بأجنحتهم والمقتدين بكلامهم والمصدقين بأحكامهم.

اے اللہ تو ان پر ظاہر وباطن میں زیادہ سے زیادہ دائمی وابدی لعنت فرما ۔جو کبھی ختم نہ ہو جسکی کوئی ابتداء وانتہاء نہ ہو ،ان پر لعنت فرما انکے اعوان و انصار پر اصدقاء و احیاء پر انکی اطاعت کرنے والوں پر، ان سے سوال کرنے والوں پر انکے دلائل وبراہیں کو لیکر گدھے کی طرح چیخنے والوں پر انکی تائید کرنے والوں پر انکی باتوں پر عمل کرنے والوں پر انکے احکام واوامر کی تصدیق کرنے والوں پر ۔

' پھر چار بار کہے ' اللھم عذبھم عذابا یستغیث منھا اھل النار ' اے اللہ تو انہیں ایسا عذاب دےکہ جس سے اہل جہنم بھی پناہ مانگیں ' آمین رب العالمین ' اے جہاں کے مالک تو اسے قبول فرما ۔

' پھر چار بار کہے ' أللهم العنهم جميعا, أللهم صل على محمد وآل محمد فأغنني بحلالك عن حرامك وأعذني من الفقر، رب إني أسأت وظلمت نفسي واعترفت بذنوبي وها أنا بين يديك فخذ لنفسك رضاها من نفسي لك العتبى لا أعوذ فإن عدت فعد عليَ بالمغفرة والعفو لك بفضلك وجودك ومغفرتك وكرمك يا أرحم الراحمين.

اے اللہ تو ان سب پر خوب خوب لعنت فرما، محمد اور انکے آل پر رحمت نازل فرما اور مجھے اپنے حلال کے ذریعہ حرام سے بے نیاز کردے اور فقر سے نجات دے۔ اے رب میں گناہگار ہوں اپنے آپ پر میں نے ظلم کیا میں اپنے گناہوں کا معترف ہوں، میں تیرے سامنے ہوں اپنی مرضی مجھ سے حاصل کر لے تیری رضامندی درکار ہے، میرے لئے اور کوئی جائے پناہ نہیں، اگر میں دوبارہ غلطی کروں تو تو بھی مجھ پر دوبارہ مغفرت نازل فرما اور اپنی عافیت ہی میں رکھ ،تو بڑے فضل و کرم اورعفو و مغفرت والا ہے ۔'یا ارحم الراحمین '

وصلى الله على سيد المرسلين وخاتم النبيين و آله الطيبين الطاهرين برحمتك يا أرحم الراحمين[1]

خاتمہ

---

(1) مفاتیح الجنان گےفحس القمی / ص /114 ۔

برادران اسلام ان باتوں کے بعد مجھے امید ہیکہ آپ ہمارے ساتھ اس بات پر متفق ہونگے کہ جو شخص اس فاسد مذہب کو دین سمجھے وہ مسلمان نہیں ،اگر چہ اسلام کے نام سے جانا جائے۔تاہم یہاں پر چند امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، خاص طور پر ایسی صورت حال میں جبکہ رافضہ مسلمانوں کے مابین بودباش اختیار کئے ہوئے ہیں -

آپ پر ضروری ہے کہ آپ ان سے ہوشیار رہیں اور انکے ساتھ معاملات سے بھی پرہیز کریں اور انکے ان خبیث معتقدات سے بھی ہوشیار رہیں جو ہر مسلمان موحد کی دشمنی پر مبنی ہیں -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رافضی جس شخص کے ساتھ بھی رہتا ہے منافقانہ طریقہ اختیار کرتا ہے، اسلئے کہ اسکے قلب وجگر میں جو دین ہے وہ ایک فاسد دین ومذھب ہے جو اسے جھوٹ خیانت اور لوگوں کے ساتھ دجل و فریب اور برائی پر ابھارتا ہے اور انکے ساتھ ہر طرح کےممکنہ برے اور غلط معاملات رکھتا ہے، اسے وہ لوگ بھی نا پسند کرتے ہیں جو اس بات سے ناواقف ہیں کہ وہ رافضی ہے، اسلئے کہ اگر چہ وہ اسکے رافضی ہونے سے ناواقف ہیں لیکن اسکا نفاق اسکی پیشانی پر اور اسکی بات چیت سے واضح ہوتا ہے -[1]

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ہم سے خفیہ بغض اور عداوت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالی انہیں ہلاک کردے وہ کہاں بھٹک رہے ہیں -

---

(1) منهاج السنة النبوية لابن تيمية 3 / 360 -

ان تمام باتوں کے باوجود بھی اہل سنت کے کچھ لوگ اپنے دنیوی معاملات میں ان سے بڑے قریب اور ان سےفریب خوردہ ہیں، اور ان پر اعتماد کرتے ہیں اور یہ سب اللہ کے دین اور اسکے احکام کی معرفت سے اعراض کیوجہ سے ہے،وہ دین جو مومن کو ہر مسلمان کیلئے ولاء کے عقیدہ پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے اور ہر کافر ومشرک سے برات پر ابھارتا ہے ۔

یہاں سے مسلمانوں کی ذمہ داری اور واجبات بالکل واضح ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ کون مسلمان اس پر عمل کرتا ہے ؟
اللہ تعالی سے دعا ہیکہ وہ اپنے دین کی مدد فرمائے اور اپنے کلمہ کو بلند کرے اور رافضہ اور انکے متبعین کو ذلیل ورسوا کرے اور مسلمانوں کے کے لئے انہیں غنیمت بنادے ۔

آمین

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمع وترتیب

الفقير الى عفو ربہ

عبد الله بن محمد السلفی

غفر الله لہ ولوالدیہ وللمسلمین